رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

نومبر ۱۹۵۱ء

سالانہ چندہ
چھ روپے

قیمت فی پرچہ
آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اسکا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اسکا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے! اور اسکا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔

نام عطر:-	چنبیلی	گلاب	خس	حنا
فی تولہ:-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نام عطر:-	گل شبو	کرنار	نرگس شہلا	نجدی
فی تولہ:-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نام عطر:-	شام سیراز	عطر باغ و بہار	حنا عنبری	موتیا
فی تولہ:-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

گرمیوں کیلئے عطر باغ و بہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں!

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جوتو، ایوپون، شامی، ٹیوب روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے [illegible] فی شیشی مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ و بہار خاص موسم گرما کے عطر ہیں!

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ ضلع جھنگ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مصباح

جلد ۲۳ نمبر ۲

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیرِ انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

بابت ماہ

نبوت ۱۳۳۰ ہش نومبر ۱۹۵۱ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

مندرجات

شذرات، مدیرہ، ۲
کلام منظوم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، ۳
اخبار الرحمت در عزل خلفاء ،، ،، ،، ،، ۴
خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۵۱ء ،، ،، ،، ۵
احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۹
ذکرِ حبیبؑ، حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب، ۱۱
معیارِ گفتگو، مدیرہ، ۱۲
دامِ خیال، (نظم) مکرم عبد السلام اختر صاحب } ۱۳
چند لوگ، (نظم) مکرم محمد شفیع اشرف صاحب } ۱۳
عبادت کے متعلق اسلام کا نظریہ، مبارکہ راشدہ صاحبہ، ۱۴
اور کائنات خوشی سے جھوم اٹھی، نسیمہ صاحبہ، ۱۷
متیٰ نصر اللہ، (نظم) محترم اکمل صاحب، ۱۸
میرے تصورات کا ایک ورق، امۃ المنان قمر صاحبہ، ۱۹
اسلام اور عزلِ خلفاء، محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ، ۲۱
گولڈ کوسٹ کی شاداب وادی، محترمہ شمسہ صغیر صاحبہ، ۲۲
ماہ و شما، (نظم) مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب، ۲۵
رپورٹ جلسہ ناصرات الاحمدیہ، ۲۸
دلچسپ طبی نوٹ، حسن آرا بٹ صاحبہ، ۳۳
کشیدہ کاری، ،، ،، ۳۶
وصایا، ۳۷

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حادثۂ جانکاہ

ادارہ

گذشتہ ماہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو انتہائی وحشت و بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دشمن نے ہمارے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

کسی مملکت کے وزیر اعظم کی اِس قدر اچانک موت ایک اندوہناک واقعہ ہے۔ پھر جبکہ مسٹر لیاقت علی خان مرحوم نہایت عالی حوصلگی اور حُسنِ سیاست سے کشتیٔ پاکستان کو کشاں کشاں ساحل کی طرف لا رہے تھے تو یہ واقعہ اَور زیادہ اندوہناک ہو جاتا ہے۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ وزیر اعظم مرحوم کی حفاظت میں سخت کوتاہی برتی گئی۔ حالات و قرائن پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت کیا گیا ہے۔ درحقیقت صرف وزیر اعظم کو شہید نہیں کیا گیا بلکہ اِس سے پاکستانی قوم کے معیارِ اخلاق کو پست کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل غیر ملکی تھا، اِس قسم کے عُذر محض طفل تسلیاں ہیں۔ اگر وہ غیر ملکی ہی تھا اور جیسا کہا جاتا ہے "مشتبہ" تھا تو سوال یہ ہے کہ پولیس کی عقابی نظر اُس پر کیوں نہ پڑی۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ ہمیں اپنے وزیر اعظم کی بے وقت موت کا صدمہ دیکھنا تھا۔ یہ زخم جلد مندمل ہونے والا نظر نہیں آتا۔ اب حکومت کا فرض ہے کہ وہ اِس واقعہ کی پُوری تحقیق کر کے اسمیں حصہ لینے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے اور آئندہ ایسے طریق اختیار کرے جس سے اِس قسم کی مذموم حرکات کا انسداد ہو سکے۔ ہم حکومت پر یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ عوام میں اس قسم کے قبیح افعال کی محرک دراصل وہ مسموم ذہنیت ہے جو مُلاؤں نے ان میں پیدا کر دی ہے۔ وہ رات دن منبروں پر چڑھ کر علی الاعلان ان لوگوں کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں جن سے انہیں اختلاف ہے۔ ہم نے بارہا حکومت کو اس طرف توجہ دلائی ہے لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اسکے انسداد میں تساہل سے کام لیا اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ مذہبی مخالفت کی آڑ میں دراصل عوام کی ذہنیت بگاڑی جا رہی ہے۔ کیونکہ جب کسی شخص کے نزدیک محض اختلاف کی وجہ سے جان لینا جائز ہے تو وہ ہر اُس شخص پر حملہ کریگا جس سے اُسے اختلاف ہو خواہ وہ اختلاف سیاسی ہو یا مذہبی۔ کیونکہ جب ذہنیت ہی خراب ہو جائے تو سیاسی یا مذہبی اختلاف کا امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔

اِس حادثۂ جانکاہ کے بعد ہم پھر حکومت سے پُرزور درخواست کریں گے کہ وہ فتنہ کی اصل جڑ کو پکڑے اور اِس قسم کے شر انگیز عناصر کا کماحقہٗ استیصال کرے جو پاکستانی عوام کی ذہنیت کو بگاڑ رہے ہیں۔

دُعا ہے کہ وزیر اعظم مرحوم خان لیاقت علی خان کی اہلیہ مکرمہ، دونوں بیگمات اور دیگر عزیز و اقارب کو خدا تعالیٰ اِس صدمۂ عظیم میں صبرِ جمیل دے اور پاکستان کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔ آمین!

پاکستان زندہ باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

عشق کی ایسی حلاوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

سر پہ حاوی وہ حماقت ہے کہ جاتی ہی نہیں
کفر و بدعت سے وہ رغبت ہے کہ جاتی ہی نہیں

نہ خدا سے ہے محبت نہ محمدؐ سے ہے پیار
تم کو وہ دیں سے عداوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

نام اسلام کا ہے کفر کے ہیں کام تمام
اس پہ پھر ایسی رعونت ہے کہ جاتی ہی نہیں

تم نے سو بار مجھے نیچا دکھانا چاہا
پر مرے دل کی مروت ہے کہ جاتی ہی نہیں

تم کو ہے مجھ سے عداوت تو مجھے تم سے ہے پیار
میری یہ کیسی محبت ہے کہ جاتی ہی نہیں

ہر مصیبت میں دیا ساتھ تمہارا لیکن
تم کو کچھ ایسی شکایت ہے کہ جاتی ہی نہیں

توبہ بھی ہو گئی مقبول حضوری بھی ہوئی
پر مرے دل کی ندامت ہے کہ جاتی ہی نہیں

گالیاں کھائیں پٹے خوب ہی رسوا بھی ہوئے
عشق کی ایسی حلاوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

کیا ہوا ہاتھ سے اسلام کے نکلی جو زمیں
دل پہ وہ اُس کی حکومت ہے کہ جاتی ہی نہیں

وسوسے غیر نے ڈالے کئے اپنوں نے فساد
میری تیری وہ رفاقت ہے کہ جاتی ہی نہیں

غیر بھی بیٹھے ہیں اپنے بھی ہیں گھیرا ڈالے
مجھ میں اور تجھ میں وہ خلوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

پھینکتے رہتے ہیں اعدا مرے کپڑوں پہ گند
تُو نے دی مجھ کو وہ نکہت ہے کہ جاتی ہی نہیں

رنج ہو غم ہو کوئی حال ہو خوش رہتا ہوں
دل میں کچھ ایسی طراوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

صدیوں سے لُوٹ رہا ہے تری دولت دجال
دلبرا تیری وہ ثروت ہے کہ جاتی ہی نہیں

کفر نے تیرے گرانے کے کئے لاکھ جتن
تیری وہ شان وہ شوکت ہے کہ جاتی ہی نہیں

مَیں تری راہ میں مر مر کے جیا ہوں سو بار
مَوت سے مجھ کو وہ رغبت ہے کہ جاتی ہی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَالسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ!

ھُوَ النَّاصِرُ

اخبار "الرحمت" و عزلِ خلفاء

(رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

گذشتہ ایام میں اخبار "الرحمت" میں ایک مضمون "قدوسی" کے اخباری نام کے نیچے شائع ہوا تھا۔ اسمیں لکھا گیا تھا کہ اسلام کی رُو سے خلیفہ کا عزل جائز ہے۔ چونکہ یہ لکھنے والا احمدی کہلاتا ہے اور چونکہ یہ اخبار جماعت کی طرف منسوب تھا اسلئے ضروری تھا کہ اسکی تردید کیجاتی لیکن ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بار بار توجہ دلانیکے باوجود اسکی تردید نہیں کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی خارجی قسم کے احمدی ہیں ورنہ توجہ دلانیکی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایک احمدی کی رگِ حمیت اس مضمون کے دیکھتے اور سنتے ہی پھڑک اُٹھنی چاہیئے تھی لیکن انہوں نے توجہ دلانے پر بھی مختلف قسم کے بہانے بنانے شروع کر دیئے کہ میں نے فلاں کو یوں کہا ہے اور فلاں کو یوں کہا ہے لیکن تردید نہیں کروائی۔ مضمون دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آجکل کئی نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے صرف احمدیت کا لیبل لگا لیا ہے درحقیقت احمدیت اُنکے دل کے کسی گوشہ میں بھی پائی نہیں جاتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کا لیبل لگا لینے سے اللہ تعالیٰ کو دھوکا لگ جائیگا اور وہ فوراً اُنکو فردوسِ بریں میں داخل کر دیگا۔ گویا وہ اپنی نابینائی کو خدا تعالیٰ کے اُوپر بھی چسپاں کر دیتے ہیں۔ اس مضمون کے لکھنے والے کو نہ تو یہ معلوم ہے کہ مبائع اور غیر مبائع کا جھگڑا ہی اسی سوال پر پیدا ہوا تھا۔ نہ یہ معلوم ہے کہ سُنّی اور خارجی کے جھگڑے کی بُنیاد بھی یہی ہے۔ اگر خلیفۂ اسلام معزول ہو سکتا تھا تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں کیونکہ انکی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہدیا تھا کہ ہم آپکو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں لیکن بجائے اسکے کہ "قدوسی" کی روح کو خوش کرنے کیلئے حضرت علیؓ خلافت چھوڑ دیتے انہوں نے تلوار میان سے نکال لی اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھدیا۔ اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا وہ تو وہی بات کرتے تھے جس کا قرآن نے انکو حق دیا تھا جب ایک مسلمان کا قتل بھی دوزخی بنا دیتا ہے تو کیا کہینگے قدوسی صاحب حضرت علیؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار مسلمان کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھدیا۔ دوسری مثال حضرت عثمانؓ کی ہے۔ حضرت عثمانؓ سے بھی باغیوں کا یہی مطالبہ تھا کہ آپ خلافت چھوڑ دیں۔ ہم آپکو معزول کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نرم مزاج ہونیکی وجہ سے تلوار تو نہیں نکالی لیکن خود اپنی جان قربانی کیلئے پیش کر دی اور عزل کا عقیدہ رکھنے والوں کا مُنہ کالا کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کی ضرورت کا مسئلہ ثابت کیا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے خلیفہ کے معزول نہ ہونے کا مسئلہ ثابت کیا۔ گویا ابتدائی خلافتِ راشدہ نے اپنے عمل اور اپنے فیصلہ سے ان مسائل کو حل کر دیا تھا۔ اور پھر ہمارے زمانہ میں آکے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یہ سوال اُٹھا اور آپؓ نے فرمایا "تم کون ہوتے ہو مجھے معزول کرنیوالے"؟ گویا ابتدائے اسلام اور ابتدائے احمدیت میں یہ مسئلے زیر بحث آئے لیکن ابتدائے احمدیت میں پیدا ہونیوالا ایک احمدی اور صاحبِ تحریر اتنا جاہل ہے کہ اسکو یہ بھی علم نہیں کہ اسلام کی ابتدائی لڑائیاں کیوں ہوئی تھیں اور احمدیت کے ابتدائی جھگڑے کیوں ہوئے تھے۔ اور پھر وہ شوق سے کہتا ہے الحمد للہ میں احمدی ہوں ایسے شخص کو تو یہ کہنا چاہیئے استغفر اللہ میں احمدی ہوں کیونکہ احمدیت کی وجہ سے میں سزا کا مستوجب ہو گیا ہوں۔ کہ حقیقت کے کھل جانے پر مجرم بنا ہوں۔

چونکہ ناظر دعوۃ و تبلیغ اور "قدوسی" کے گٹھ جوڑ کی وجہ سے یہ غلط عقیدہ احمدیت کے لٹریچر میں آگیا ہے اسلئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ عقیدہ احمدیت کے خلاف ہے اور یہ دونوں آدمی اپنے عمل کے رُو سے احمدی نہیں رہے۔ اگر یہ احمدی رہنا چاہتے ہیں تو انکو توبہ کر کے آئندہ کیلئے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

مجھے جماعت پر بھی افسوس ہے کہ ربوہ کے چند آدمیوں کے سوا کسی جماعت نے اسکے خلاف احتجاج نہیں کیا حالانکہ ایسے مضمون کے نکلتے ہی جماعت کو اخبار کا مقاطعہ کرنا چاہیئے تھا اور بزور احتجاج مرکز کے سامنے کرنا چاہیئے تھا کہ یہ جو غفلت اور گناہ کا فعل جماعت سے ہوا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ معاف کرے اور انکے دلوں کو زنگ لگ جانے سے بچائے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارا مقصد ساری دنیا میں اسلام پھیلانا ہے اور یہ مقصد بغیر قربانی کے پورا نہیں ہو سکتا

عورتوں اور بچوں کی تربیت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ :۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یوں تو مجھے جب سے

بیماری کے متواتر دورے

پڑ رہے ہیں میری طبیعت اکثر کمزور رہتی ہے لیکن پچھلا ہفتہ ایسا گذرا ہے کہ بغیر اس کے کہ کوئی خاص بیماری نظر آتی ہو جہاں سورج ڈھلا میں چارپائی پر لیٹ گیا۔ ممکن ہے کہ متواتر بیماری کے نتیجہ میں اب میری طبیعت اس قابل نہ رہی ہو کہ زیادہ بوجھ برداشت کر سکے۔

میں نے گذشتہ جمعہ کو جو خطبہ پڑھا تھا اُس میں میں نے بتایا تھا کہ

پاکستان کے پرائم منسٹر خان لیاقت علی خان

کے قتل کی بہت سی ذمہ داری ان مولویوں پر ہے جو پبلک میں کھڑے ہو کر وعظ کرتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں قانون کو ہاتھ میں لے لینا ضروری ہوتا ہے۔

آج جماعت کو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تربیت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ پچھلے ایام میں مجھے ایسی معلومات ملی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کے

بچوں کی تربیت میں بعض نقائص

ہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی تربیت اچھی نہیں۔ زمانہ جوں جوں بدلتا جاتا ہے طریق کار بھی ساتھ بدلنا پڑتا ہے۔ ابتداء احمدیت میں شاید ایک بھی جدید قسم کی تعلیم یافتہ عورت احمدیت میں شامل نہیں ہوتی تھی۔ اور اسکی وجہ یہ سب عورتوں کی ذہنیت بچوں والی ذہنیت تھی۔ یا پھر انکی ذہنیت بڑھیا عورتوں کی تھی کہ مسئلہ بتایا اور اتنے الفاظ سُننے سے کہ قرآن کریم میں یوں لکھا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے انہیں تسلی ہو جاتی تھی اور مزید دلیل کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتی تھیں۔ اور کوئی ایسی روک نہیں تھی جو انہیں عمل سے ہٹا سکتی ہو لیکن اب عورتوں میں تعلیم عام ہو گئی ہے اور

مستورات کے ذہنوں میں

روشنی پیدا ہو گئی ہے۔ اب وہ زمانہ گذر چکا ہے کہ تم ایک عورت سے کہتے کہ قرآن کریم میں یوں لکھا ہے تو وہ کہتی سبحان اللہ قرآن کریم میں یوں لکھا ہے۔ تم اسے کہتے کہ حدیث میں یوں لکھا ہے تو وہ کہتی سبحان اللہ حدیث میں یوں لکھا ہے۔ اور پھر مزید دلیل کی ضرورت نہ ہوتی۔ اب تعلیم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان میں دشمنی پیدا کر دی ہے اور جستجو اور تلاش انسانی فکر میں پیدا ہو گئی ہے۔ عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ اگر تم ان سے کہو کہ قرآن کریم میں یوں لکھا ہے تو وہ یہ نہیں کہتیں سبحان اللہ کیا قرآن کریم میں یوں لکھا ہے؟ بلکہ وہ کہتی ہیں قرآن کریم میں اس طرح کیوں لکھا ہے ہمیں سمجھاؤ کہ یوں کیوں نہیں لکھا۔ ہمارے نزدیک اگر یوں ہوتا تو بات معقول ہوتی۔ اب اگر تم اپنی عورتوں یا اپنے گرد و پیش کی عورتوں اور ان سے متاثر ہونیوالی عورتوں سے کہتے ہو کہ حدیث میں یوں لکھا ہے تو وہ یہ نہیں کہتیں کہ سبحان اللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے بلکہ وہ پوچھتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں فرمایا ہے۔ اسمیں کیا حکمت ہے۔ اسمیں کیا فائدہ ہے؟ پس جب تک

قرآن کریم اور حدیث کی حکمتیں

بیان نہ کی جائیں۔ جب تک وہ اصول بیان نہ کئے جائیں جن سے معلوم ہو کہ کوئی بات کیوں بیان کی گئی ہے اسوقت تک نہ تو انکی تسلی ہوتی ہے اور نہ ان سے متاثر ہونیوالی عورتوں کی تسلی ہوتی ہے۔ پھر زندگی کے اعمال میں بڑا بھاری تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ احوال میں تغیر پیدا ہو گیا ہے جب احمدیت جاری ہوئی تھی اسوقت نہ تو سینما تھے نہ فونوگراف تھا۔ تھیٹر تھے لیکن بڑے بڑے شہروں میں اور وہ بھی شاذ و نادر طور پر پائے جاتے تھے۔ اور عورتیں تو اسوقت بھی تھیٹر میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ اسوقت اس بات کا مطالبہ کرنا کہ تم وقت کی قربانی کرو آسان تھا لیکن اب اوقات تقسیم ہو گئے ہیں۔ اب وہ وقت نہیں رہا جب سو فیصدی وقت خدا تعالیٰ کا ہوتا تھا۔ اب زمانہ ایسا ہے جب خدا تعالیٰ کا وقت صرف چالیس فیصدی رہ گیا ہے اسی طرح جب احکام اسلامی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور ذمہ داریاں بتائی جاتی ہیں تو یہ سوال ہوتا ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے ہمیں اور کام بھی کرنا ہے۔ یہ فیشن جو آجکل پایا جاتا ہے وہ پہلے کہاں تھا۔ اسوقت تو وہی پرانے دوپٹے اوڑھے جاتے تھے اور وہی سادہ لباس تھے جو دیہات اور شہر کی عورتیں سینا جانتی تھیں۔ مگر آجکل صبح اور لباس ہوتا ہے اور شام کو اور لباس ہوتا ہے۔ اگر شام کے وقت ایک لباس پہنا جاتا ہے تو صبح کو اور لباس پہنا جاتا ہے۔ یہ چیز روپیہ اور وقت چاہتی ہے۔ پھر ہنر بھی الگ ہے جو ہر ایک نہیں جانتا۔ عورتیں درزیوں کے پاس جاتی ہیں اسپر بھی روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اب اگر تم مال یا وقت کی قربانی کا مطالبہ کرتے ہو تو آج کی عورت یہ نہیں کہتی کہ سبحان اللہ میں قربانی کیلئے تیار ہوں۔ اِلّا ماشاء اللہ بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو مال اور وقت کی قربانی کیلئے ہر حالت میں تیار رہتی ہیں لیکن ان کی تعداد زیادہ نہیں۔ آج کی عورت سے اگر وقت اور مال کی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے ہمیں اسکی ضرورت نہیں وہ منہ سے تو نہیں کہتی' لیکن عمل سے یہ کہتی ہے کہ ہمیں فیشن کی ضرورت ہے۔ وہ کہنے کو تو یہ کہتی ہے کہ ہم نے بھی اپنا ننگ ڈھانکنا ہے لیکن دراصل اس کا مقصد

فیشن پورا کرنا

ہوتا ہے۔ پس وہ وقت جو پہلے سو فیصدی خدا تعالیٰ کا تھا اب بٹانا پڑتا ہے اور وہ بانٹ بھی انصاف پر مبنی نہیں۔ شیطان ساٹھ ستر فیصدی لیجاتا ہے اور خدا تعالیٰ کیلئے صرف ۳۰-۴۰ فیصدی رہ جاتی ہے۔ یہ مشکل اسوقت تک حل نہیں ہو سکتی جب تک

عورتوں کی صحیح طور پر تربیت

نہ ہو۔ جب تک انہیں یہ نہ بتایا جائے کہ تمہاری صرف یہی زندگی نہیں بلکہ اگلی زندگی بھی ہے۔ اگر تم ملک کی آزادی یا سیاست سے کچھ فائدہ اٹھاتی ہو تو یہ ذلیل فائدہ ہے۔ ایران۔ مصر اور پاکستان کے آزاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونیکی وجہ سے دُنیا میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت قائم نہیں ہوتی یورپ کی کوئی حکومت اگر چاہے تو اِن سب کو تباہ کر سکتی ہے مثلاً روس اگر انکے تباہ کرنیکا فیصلہ کرے تو اِن میں سے کوئی ملک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیا ایران میں اتنی طاقت ہے کہ وہ رُوس کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے؟ کیا لبنان اور شام میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کا مقابلہ کر سکے؟ یا پاکستان یا انڈونیشیا میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کو شکست دیدے؟ آجکل کی جنگ جیتنے کیلئے جن سامانوں اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہوتی ہے وہ ابھی مفقود ہے۔ اِن میں ابھی صرف بیداری پیدا ہوئی ہے۔ ابھی شیر انگڑائیاں لے رہا ہے اور جبتک وہ اُٹھتا نہیں اُسے کُتے بھی مار سکتے ہیں جبتک شیر اُٹھتا نہیں جبتک اُسکے جوڑ سستی کو دُور نہیں کر سکتے ایک بھیڑیا بھی اُسے مار سکتا ہے۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی تعداد کافی ہے لیکن وہ کسی تنظیم کے ماتحت نہیں اب بھی نصف سے زیادہ مسلمان غیر کے ماتحت ہیں اور باقی متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہیں۔ یونائیٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ ایک بڑی جمہوریت ہے لیکن اگر اسے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بدل دیا جائے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں کوئی طاقت باقی رہیگی؟ اسی طرح اگرچہ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں لیکن متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں ایران سعودی عرب شام۔ لبنان۔ عراق۔ مصر۔ پاکستان اور انڈونیشیا وغیرہ میں بٹ جانیکی وجہ سے انکی کوئی طاقت نہیں رہی۔ یونائیٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ کی ساری طاقت اتفاق اور اتحاد میں ہے اور جبتک مسلمانوں پر وہ دن نہیں آتا کہ یہ آپس میں متفق و متحد ہو جائیں محض تعداد کے لحاظ سے کہدینا کہ عراق۔ شام۔ لبنان۔ مصر۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے مسلمانوں کی گنتی کرلو ان کی تعداد یونائیٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ کی آبادی سے زیادہ ہے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ یونائیٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ آپس میں ملی ہوئی ہیں لیکن

مسلمان متحد نہیں ہیں

بلکہ یہ متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہیں اور ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی غیر حکومت کے ماتحت ہے۔ پھر انہوں نے ایک لمبے عرصے تک طاقت کو جمع نہیں کیا۔ ایک چپڑاسی ہوتا ہے وہ جوانی سے پیسے جمع کرنا شروع کرتا ہے۔ اسکی تنخواہ پندرہ روپے ہوتی ہے دس روپیہ میں گذارہ کر لیتا ہے اور پانچ روپیہ ماہوار جمع کر لیتا ہے۔ اِس طرح ایک سال کے بعد اسکے پاس ۶۰ روپے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس رقم کو وہ نفع پر لگا لیتا ہے اور سال کے بعد اسے پانچ روپیہ بطور نفع مل جاتے ہیں پھر اگلے سال ساٹھ روپے اور جمع کرتا ہے اور دو سال کے بعد اُسکے پاس ۱۲۵ روپے ہو جاتے ہیں وہ پھر اس رقم کو نفع پر لگا دیتا ہے اس طرح تیس چالیس سال کے بعد جب وہ ریٹائر ہوتا ہے تو بسا اوقات اسکے پاس تین چار ہزار روپیہ ہوتا ہے لیکن ایک آئی سی ایس جب ملازمت اختیار کرتا ہے تو اگرچہ اسکی تنخواہ تین چار سو روپیہ ماہوار ہوتی ہے لیکن اسکے پاس روپیہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ نیا ملازم ہوتا ہے۔ اسی طرح مسلمان باوجود تعداد میں زیادہ ہونیکے کمزور ہیں وہ نئے نئے آزاد ہوتے ہیں۔ ابھی تک ان پر وہ وقت نہیں آیا کہ انہوں نے اپنے مکان کیلئے فرنیچر وغیرہ جمع کیا ہو یا انکے پاس روپیہ جمع ہو جو انہیں فائدہ دے۔ یورپ کی ایک چھوٹی سی چھوٹی حکومت کے پاس جو روپیہ ہے وہ بڑی سے بڑی مسلمان حکومت سے زیادہ ہے کیونکہ وہ دو تین سو سال سے آزاد تھی اور مال جمع کر رہی تھی مثلاً بلجیم ہے اور اسکی آبادی صرف ۳۰-۴۰ لاکھ ہے لیکن اسکی مالی حالت پاکستان کی مالی حالت سے بہت زیادہ اچھی ہے۔ ہالینڈ ہے اسکی آبادی قریباً پنجاب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو ضلعوں لاہور اور ملتان کے برابر ہے لیکن اس کی آمد پاکستان کی آمد سے بہت زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دو تین سو سال سے روپیہ جمع کر رہے ہیں اور پھر وہ اسے تعمیر پر لگاتے ہیں۔ گویا دو تین سو سال کا اندوختہ ہو گیا۔ ایک نئی قائم شدہ حکومت جو ابھی اپنے مکان کی صفائی اور درستی میں لگی ہوئی ہے۔ سب ہماری مالی حالت اتنی کمزور ہے۔ اور جب مصر، شام، لبنان، عراق، ایران، انڈونیشیا اور پاکستان سب طاقتیں مل بھی جائیں تو ۲۰ سال کے بعد بھی ان میں اتنی طاقت پیدا نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی بڑی یورپین حکومت کا مقابلہ کر سکیں تو پھر سوال ہی کیا ہے کہ ہمیں فخر اور تسلی ہو۔ ابھی تو بہت بڑا کام ہے اور یہ قربانی سے ہی ہو سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا مقصد

دنیا کو فتح کرنا ہے اور اس پر قبضہ کرنا۔ لیکن دوسرے مسلمانوں کا مقصد کسی ایک ملک کو فتح کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ان سے بہت بلند ہے۔ ہم نے انگلستان، جرمنی، امریکہ، سپین، روس، جاپان اور چین وغیرہ سب کو مسلمان کرنا ہے۔ اگر سب اسلامی ممالک آپس میں مل کر ایک حکومت قائم کر لیں اور دنیا کی بڑی مجالس میں انہیں بلایا جائے۔ وہ دوسروں کو دھمکی دے سکیں تو دوسرے مسلمانوں کا مقصد پورا ہو جائے گا لیکن ہم خوش نہیں ہوں گے۔ یہ تو ایسا ہی ہو گا کہ کوئی کہے میرا مقصد یہ ہے کہ میرا ایک پیسہ جو بچپن میں گم ہو گیا تھا میں اسے تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا مقصد ساری دنیا میں اسلام پھیلانا ہے اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اوقات کی قربانی نہ کریں، جب تک ہم اپنے اموال قربان نہ کریں ہمیں یہ امید ہی کس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم اپنا مقصد پا لیں گے۔ ہمیں عورتوں کے دلوں میں یہ مضمون ڈالنا پڑے گا اور اس کے لئے

نئی جدوجہد کی ضرورت ہے

لجنہ اماء اللہ کو بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ وہ چندہ پر خوش ہو رہی ہیں۔ جب تک وہ اپنی نسلوں کو اسلام کا فدائی نہیں بنا لیتیں، جب تک وہ اپنے اندر ایسی قوت نہیں پیدا کر لیتیں کہ ان کے ذریعہ ہندو، سکھ اور عیسائی مستورات میں ہلچل پیدا ہو جائے ہمیں محض ان کے چندہ دے دینے سے خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بدلے ہوئے حالات کے مقابلہ کے لئے کروٹ بدلنے کی ضرورت ہے۔ تمام محکموں کو کروٹ بدلنے کی ضرورت ہے۔ محکمہ تعلیم کو بھی اور لجنہ اماء اللہ کو بھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہم جب کسی کام کے لئے باگ اٹھاتے ہیں تو کچھ دور جا کر جب سڑک مڑ بھی جاتی ہے ہم سیدھے چلے جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہی نہیں کہ ہمارے پھرنے کا موڑ آ گیا ہے۔ اور یہ بیوقوفی کی علامت ہے عقلمندی کی علامت نہیں۔ اور قومیں بے وقوفی سے نہیں جیا کرتیں عقلمندی سے جیا کرتی ہیں۔

مصباح کے ایجنٹ

ربوہ۔ مکرم رشید احمد صاحب چنیوٹ۔ مکرم عبد القیوم صاحب

راولپنڈی۔ مکرم محمد یٰسین صاحب

شیخوپورہ۔ مکرم چوہدری علی احمد صاحب

کراچی۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور، کوئٹہ۔ سرگودھا، سندھ وغیرہ کے احباب مصباح کی ایجنسی کی طرف توجہ فرمائیں۔ (مینیجر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدیرہ

(۱) حضرت حارثہ بن وہبؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ "آیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں! جنّتی وہ ہے جو دُنیا داروں کی نظر میں حقیر و ذلیل ہو لیکن جس بات پر اللہ کی قسم کھائے اللہ اُس کو پُورا کر دے۔ اور آیا تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں؟ دوزخی شریر، مغرور اور متکبر لوگ ہوں گے۔"

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو چھوہارے اور کھانے کی خواہش دربدر لئے پھرتی ہے۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے۔ دیکھ لو قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا (کہ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ اگر آپ کو اس کی رغبت ہوتی تو کھا لیتے ورنہ یونہی چھوڑ دیتے۔

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اِس طرح ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے کہ اگر کوئی گننے والا (حروف کا) شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا۔

(۵) حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فحش کہنے والے اور بے تکلف فاحش بننے والے نہ تھے۔ بلکہ حضورؐ فرمایا کرتے تھے "تم سب سے اچھا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ خلیق ہو۔"

(۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ صدقہ کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ کہ تم بحالتِ صحت جبکہ تمہیں مال کی حرص ہو، دولتمندی کی خواہش ہو اور تنگدستی کا خوف ہو۔ اُس وقت صدقہ دو اور صدقہ میں تاخیر نہ کرو کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم کہو فلاں شخص کو اس قدر دینا اور فلاں شخص کو اس قدر دینا۔ کیونکہ اب تو وہ (مال) فلاں شخص (یعنی وارث) کا ہو چکا۔

(۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "سات باتوں سے جو ہلاک کرنیوالی ہیں بچو۔" لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کیا باتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کیساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، اُس جان کو ناحق مارنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا، سود کھانا اور پاکدامن بے خبر مومن عورتوں کو تہمت لگانا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معروضات

مصباحی بہنوں کی توجہ کے لئے!

اُمید ہے کہ رسالہ مصباح کی قومی خدمات سرانجام دینے کا اعتراف تمام بہنوں کو بخوبی ہوگا اسلئے آپ کا فرض اولین ہے کہ رسالہ مصباح سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ چونکہ رسالہ کو آپ کی قلمی و مالی مدد کی فوری ضرورت ہے

اسلئے

۱۔ جن بہنوں کے ذمہ رسالہ کے چندہ کا بقایا ہے وہ فوراً اپنا اپنا بقایا اور پیشگی چندہ سالانہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔

۲۔ جو بہنیں جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر تشریف لاویں وہ رسالہ کا چندہ ہماری کارکنات کو ادا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ جو ان کے پاس انکی قیامگاہ میں پہنچ جائیں گی یا دفتر مصباح میں تشریف لا کر ادا کر دیں۔

۳۔ تمام شہروں کی لجنات کی صدر و سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر کے خریداروں سے پوری توجہ کیساتھ چندہ وصول کرنیکی کوشش کریں۔ ہم اُن کی مساعی جمیلہ کے بہت مشکور ہوں گے۔

۴۔ مصباحی بہنیں خط و کتابت کرتے وقت جواب کیلئے جوابی کارڈ ضرور ارسال کیا کریں۔ بصورتِ دیگر آپ کے ارشاد کی تعمیل مشکل ہوگی۔

۵۔ مصباح آپ کا مذہبی و قومی، علمی و ادبی واحد آرگن ہے اسلئے اس کی ہر ممکن مدد کرنا اور اسکے حلقۂ اشاعت کو وسیع کرنا آپکا قومی فرض ہے۔

۶۔ بہنوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس مصباح کے "جلسہ سالانہ نمبر" ۱۹۵۵ء کی کچھ کاپیاں موجود ہیں جو نصف قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں۔ کسی بہن یا بھائی کو ضرورت ہو تو مطلع فرما دیں۔

(ادارہ مصباح)

اعلان برائے صنعتی نمائش

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر صنعتی نمائش زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لگائی جائیگی۔ تمام بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ سرگرمی سے اسمیں حصہ لیں۔ ہر قسم کی سلائی، کڑھائی اور اُونی کام کی چیزیں تیار کروائیں۔!

اس سلسلہ میں یہ بات مفید رہیگی کہ اگر ہو سکے تو ممبرات سے قرضِ حسنہ کے طور پر کچھ رقوم لے لی جائیں اور چیزیں تیار کروا لی جائیں۔ بعد میں یہ چیزیں فروخت ہونے پر ان کو رقوم واپس کر دی جائیں۔ اس طریقہ ایک وسیع پیمانے پر چیزیں تیار ہو سکیں گی۔

والسلام

حمیدہ صابرہ منتظم نمائش

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

لڑکیوں کی تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ لڑکیوں کو تعلیم دینے کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے؟ تو حضورؑ نے فرمایا "میری رائے لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کی تعلیم کے متعلق ایک ہی ہے کہ بچوں کو پہلے دینی تعلیم دینی چاہیئے۔ جب وہ دین سے اچھی طرح واقف ہو جائیں تو پھر ان کو دنیوی اور رواجی علوم سکھائے جائیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان پر پوری طرح عمل کرنے کا نمونہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اولاد میں عملاً کر کے دکھا دیا ہے۔ آپ کی تمام اولاد کو پہلے قرآن و حدیث و دیگر کتب دینیہ کی تعلیم دی گئی اور بعد میں ان کو انٹرنس، ایف۔اے، بی۔اے اور دیگر امتحانات پاس کرائے گئے۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ اسی کے مطابق اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا کریں۔

مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ

۴ ر نومبر ۱۹۵۱ء

رُباعی!

میری بار بار توبہ + میرا اعتبار کیا ہے

میرا کیا حساب ہوگا + میرا اختیار کیا ہے

عطاء اللہ بی۔اے۔ نظارت امور عامہ ربوہ

شرعی معلومات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں۔

(۱) حضرت خدیجہ بنت خویلد	المتوفاۃ سنہ ۱۰ نبوت
(۲) حضرت سودہ بنت زمعہ	" سنہ ۴۵ ہجری
(۳) حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ	" سنہ ۵۸ "
(۴) حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ	" سنہ ۴۵ "
(۵) حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیانؓ	" سنہ ۴۴ "
(۶) حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ	" سنہ ۵۹ "
(۷) حضرت زینبؓ بنت جحش	" سنہ ۲۰ "
(۸) حضرت میمونہؓ بنت الحارث	" سنہ ۵۱ "
(۹) حضرت زینبؓ بنت خزیمہ	" سنہ ۳ "
(۱۰) حضرت جویریہؓ بنت الحارث	" سنہ ۵۰ "
(۱۱) حضرت صفیہؓ بنت حیی	" سنہ ۵۰ "

پہلی چھ بیویاں قریش میں سے تھیں۔ ساتویں، آٹھویں، نویں اور دسویں بیوی دیگر عرب قبائل میں سے۔ گیارھویں بیوی بنو اسرائیل میں سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد۔

(۱) سات بیٹے۔ حضرت قاسم۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت عبداللہ۔ حضرت طیب۔ حضرت مطیب۔ حضرت طاہر۔ حضرت مطہر۔

(۲) چار بیٹیاں۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت رقیہ۔ حضرت ام کلثومؓ۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ۔

ان میں سے حضرت ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے باقی سب حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معیارِ گفتگو

از مدیرہ

گذشتہ شمارہ میں معیارِ گفتگو کے سلسلہ میں نو امور بیان کئے جا چکے ہیں۔ مزید درج ذیل ہیں۔ (مدیرہ)

۱۰۔ بُری بات اگرچہ سچی ہو بلا ضرورت ظاہر نہ کرے بلکہ ہمیشہ اچھی بات کہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً او لیصمت۔ (مسلم) جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

۱۱۔ کسی کو گالی گلوچ نہ دی جائے۔ نہ ابتداءً نہ جواباً۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ تم کفار کو گالی مت دو ورنہ وہ زیادتی کرتے ہوئے تمہارے اللہ کو گالی دیں گے بوجہ نادانی کے۔

۱۲۔ گفتگو میں شکر گذاری کے جذبات پائے جائیں۔ جزاک اللہ، الحمد للہ، بسم اللہ کے الفاظ موقع و مقام کے مطابق کثرت سے استعمال کئے جائیں۔

۱۳۔ گفتگو آہستہ آہستہ کی جائے۔ تیزی سے انسان نہ خود پورا مفہوم ادا کر سکتا ہے اور نہ ہی سامعین کو متاثر کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت ہے۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس تیزی سے باتیں نہ کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ عموماً ایک بات کو تین دفعہ فرماتے تا کہ لوگ سمجھ لیں۔

۱۴۔ قرآن مجید میں ازواج مطہرات کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جب وہ کسی اجنبی سے گفتگو کریں تو آواز میں نزاکت اور نرمی نہ ہو۔ انکی اتباع میں ہر مومن عورت کو چاہیئے کہ اگر اسکو کسی وقت کسی اجنبی مرد سے گفتگو کرنی پڑے تو آواز میں نزاکت نہ ہو تا کہ شیطان کو اس راہ سے داخل ہونیکا موقع نہ مل سکے۔

۱۵۔ بات کرتے وقت چہرہ پر ہمیشہ مسکراہٹ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق (ترمذی) یہ بھی نیکی ہے کہ تُو اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملے۔

۱۶۔ محض ہنسانے اور مسخرہ پن کی باتیں نہ کی جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ویلٌ للذی یحدث بالحدیث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ۔ (ترمذی) ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو کوئی بات محض لوگوں کے ہنسانے کیلئے کرتا ہے کیونکہ اس کیلئے اسکو خلافِ واقعہ باتیں کہنی پڑیں گی۔

۱۷۔ کلام میں غیر اللہ کی قسم نہ کھائی جائے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ غیر اللہ کی قسم کھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں نے نہ خود کبھی غیر اللہ کی قسم کھائی اور نہ ہی کسی کی قسم کا ذکر کیا۔

۱۸۔ اگر کسی نا ملائم روش کی وجہ سے غصہ آ بھی جائے جب بھی اسکو روکنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ مومن وہ ہیں جو غیظ کو روکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سائنیٹ سے ایک تاثر!

دامِ خیال

(از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے)

میرے بازو میری مجبوری کوشش کے کفیل
جذبۂ ذوقِ فراواں میری ہمت کی دلیل
بیکراں بحر کے طغیانی و طوفاں کی قسم!
میری موجیں ہیں زیادہ میرے ساحل ہیں قلیل
آج تم میری نگاہوں سے چھپے بیٹھے ہو
میری آنکھوں میں محبت کی جلا کر قندیل
کس کو سمجھاؤں میں یہ فلسفۂ صورتِ حال
ٹوٹتا ہی نہیں یہ سلسلۂ دامِ خیال

بیشتر جب کبھی اِسی سوچ میں گھبراتا ہوں
چند بے نام سے افکار میں کھو جاتا ہوں
رُوح ہر تنگیٔ ماحول سے گھبراتی ہے
ایک موہوم سی ہر شے میں خلش پاتا ہوں
دفعۃً پھر کسی وادی میں سمیٹے دامن
چلتے چلتے میں بہت دُور چلا جاتا ہوں
تھک کے ہو جاتے ہیں آخر میرے پاؤں بھی نڈھال
ٹوٹتا ہی نہیں یہ سلسلۂ دامِ خیال

چند لوگ

(از مکرم محمد شفیع صاحب اشرف)

ہاتھ میں اپنا وہ دیوان لئے پھرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ قرآن لئے پھرتے ہیں
دیکھ لو کس طرح ایمان لئے پھرتے ہیں
ہینگ بازار میں افغان لئے پھرتے ہیں
کُفر کے خود ہی سپاہی ہیں یہ شوخی دیکھو!
کُفر سے جنگ کا اعلان لئے پھرتے ہیں
وہ اطبّا ہیں کہ جو اپنے مریضوں کے لئے
دفن کا ساتھ ہی سامان لئے پھرتے ہیں
ختم ہے نورِ نبیؐ اور مسیحؑ ہے زندہ!
یہ ہے وہ دین جو ناداں لئے پھرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کے متعلق اسلام کا نظریہ

از محترمہ مبارکہ حمد اللہ صاحبہ کراچی

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد صرف اور صرف عبادت رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ یعنی میں نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر اسلئے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس بات کو کسی نہ کسی رنگ میں تمام مذاہب تسلیم کرتے ہیں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور اسی وجہ سے سب مذاہب میں مختلف قسم کی عبادتیں مقرر ہیں لیکن ان مقررہ عبادتوں میں زندگی کا بہت قلیل حصہ صرف ہوتا ہے۔ اور اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ انسان کی پیدائش کا واحد مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے ان عبادتوں کو حیاتِ انسانی کی اس غرض کی کماحقہ تکمیل کیلئے قطعاً کافی نہیں سمجھا جا سکتا۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں انسان کی زندگی کے ساتھ بہت سے حوائج اور ضروریات لگی ہوئی ہیں مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا وغیرہ۔ اسکو پیٹ پالنے کیلئے روزی کمانی پڑتی ہے۔ پھر اس کا خاندان ہوتا ہے اسکے بیوی بچے ہوتے ہیں جنکی پرورش تعلیم و تربیت اور اخراجات کی ذمہ داری ہوتی ہے اس پر اپنے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کے حقوق ہوتے ہیں جنکا بجا لانا اس پر فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح اس پر غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے حقوق ہوتے ہیں۔ اسکو بہت قسم کے معاملات سے واسطہ پڑتا ہے۔ غرضیکہ انسان کو اپنی زندگی گزارنے کیلئے اپنی ذات اور اپنی جنس کے بقاء کیلئے بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں۔ اب زندگی کی یہ ضروریات بظاہر اس مقصد کے حصول میں مزاحم ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں جو انسان کی پیدائش کا رکھا گیا ہے، یعنی عبادت۔

یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے پیروؤں نے ترکِ دنیا اور رہبانیت وغیرہ کو رواج دیا۔ یعنی دنیا اور اہلِ دنیا سے قطع تعلق کر کے کسی جنگل یا پہاڑوں کے غاروں میں یا کسی اور ایسی تنہائی کی جگہوں میں رہکر سارا وقت یادِ الٰہی اور عبادت میں صرف کرنا۔ بالفرض اگر اسکو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی یہ کام تمام انسان نہیں کر سکتے۔ یہ بالکل ناممکن ہے کہ دنیا کے سب لوگ دنیا کو ترک کر کے کسی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی میں لگے رہیں اور سارا وقت عبادت میں صرف کریں۔ اگر سب انسان ایسا کرنے لگیں تو بہت ہی قلیل عرصہ میں نسلِ انسانی فنا ہو جائیگی اسلئے لازماً صرف چند اشخاص ہی ایسا کر سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ان ہی چند انسانوں کا مقصدِ حیات پورا ہو سکیگا جو ترکِ دنیا کرینگے تمام بنی نوع انسان کی پیدائش کا مقصد پورا نہیں ہو سکیگا۔ اسلئے یہ طریقہ یعنی رہبانیت غلط، غیر فطری اور ناقابلِ عمل ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اسلام نے اس مشکل کو کیسے حل کیا اور حیاتِ انسانی کے اس اہم اور واحد مقصد کو حاصل کرنیکا کیا طریقہ بتایا ہے؟ سو جاننا چاہیئے کہ اسلام نے اعمال کے دینی یا دنیوی ہونیکا انحصار انسان کی نیت پر رکھا ہے اور اسطرح اعمال کی کیفیت کو تبدیل کر دیا ہے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یعنی اعمال نیتوں کے مطابق اچھے یا برے دینی یا دنیوی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی رُو سے ہر وہ کام جو انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی نیت سے اسکے مقرر کردہ حدود کے اندر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہتے ہوئے اور اس کے احکام کی مکمل طور پر بجا آوری کرتے ہوئے کرتا ہے عبادت میں داخل ہے خواہ وہ بظاہر دنیاوی نظر آتا ہو۔

عبادت کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہ اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اسکی بڑائی کو تسلیم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا چاہنا۔

اسلام نے ایک طرف تو انسان کی روحانی ترقیات کے لئے خالص دو معین عبادتیں مقرر کی ہیں اور دوسری طرف اسکی بشری کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے اسکے تمام کاموں کو جو اسکو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریاتِ زندگی کے پورا کرنے میں انجام دینے پڑتے ہیں نیت کی تبدیلی کے ساتھ عبادت کا رنگ دیدیا ہے۔ اسلام نے ظاہری شکل میں کچھ وقت اور قواعد مقرر کر دیئے ہیں کہ انسان ان اوقات میں خدا تعالیٰ کی اسکے بتائے ہوئے طریقہ اور قواعد کے مطابق عبادت کرے۔ جیسے دن میں پانچ مرتبہ نماز مقرر کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان سب کام چھوڑ کر اور سب دنیوی امور سے بے نیاز ہو کر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو کر سجدۂ عبودیت بجالائے اور اسکے حضور عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے عجز اور اس کی عظمت کا اقرار کرے۔ اور اس سے دعائیں اور التجائیں کرے اور اسکی رحمت اور فضل کا، اس کی مدد اور اسکی رہنمائی کا طلبگار ہو۔ اپنے گناہوں، غلطیوں اور خطاؤں کی اس ستار وغفار خدا سے معافی طلب کرے اور اپنا عقبےٰ سنوارنے کیلئے خدا تعالیٰ سے توفیق چاہے۔ غرض نماز کو خدا تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے انسان کو اپنے قریب اور قریب تر کرنے کا۔

اسی طرح اس نے سال میں ایک مہینہ روزے رکھنے کا حکم دیا جس میں انسان خدا تعالیٰ کی خاطر بھوکا پیاسا رہ کر اور اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کر کے، اپنے خیالات کو پاک کر کے زیادہ تر وقت اسکی یاد میں گذارے اور اسکی رضا چاہے۔ اسکے افضال کا طالب ہو۔

اس نے زکوٰۃ کا حکم دیا یعنی انسان اپنے مال میں سے کچھ حصہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اور اشاعت کیلئے ادا کرے اور اس طرح زکوٰۃ کو تزکیۂ نفس کا ایک ذریعہ بنایا۔

پھر صاحبِ توفیق اور ذی استطاعت انسانوں کو حج کا حکم دیا کہ وہ لوگ جن کے پاس اس قدر مال ہے کہ حج بیت اللہ کر سکیں وہ مکہ و مدینہ جائیں۔ شعائر اللہ کی زیارت کریں۔ مقاماتِ مقدسہ میں اور شعائر اللہ میں جا کر دعائیں کریں۔

غرض یہ سب ایسی عبادتیں ہیں جنکی اللہ تعالیٰ نے معین شکلیں اور طریقے بتا دیئے ہیں کہ انسان انہی شکلوں اور طریقوں سے ان عبادات کو بجالائے اور روحانی ترقیات حاصل کرے۔ کیونکہ انسان اسطرح کچھ وقت دنیا سے منقطع ہوئے بغیر اور کلی طور پر عبادت میں لگے بغیر روحانی ترقیات حاصل نہیں کر سکتا۔

اسکے ساتھ ہی اسلام نے انسان کو اجازت دی کہ وہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنے کیلئے مختلف قسم کے کام کر سکتا ہے۔ وہ اکتسابِ معاش کے لئے تجارت کر سکتا ہے، زراعت کر سکتا ہے۔ ملازمت کر سکتا ہے اور مزدوری کر سکتا ہے۔ پھر اس پر جو ذمہ داریاں عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں اور ملک و قوم کی طرف سے عائد ہوتی ہیں اُن کو ادا کر سکتا ہے۔

غرض اسلام ان کاموں کے کرنے سے انسان کو روکتا نہیں ہے اور نہ یہ کہتا ہے کہ تم ترکِ دنیا کرکے اور اپنی تمام ضروریات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کی تکمیل اور تمام قسم کے حقوق و فرائض کی ادائیگی سے دست کش ہو کر صرف ذکر الٰہی میں لگے رہو اور اس طرح اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرو۔ بلکہ اُس نے اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت آسان، صحیح، مکمل اور ہر قسم کے لوگوں کیلئے قابلِ عمل طریقہ بتایا ہے۔ وہ یہی ہے کہ انسان اپنا ہر کام خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے اور اُسکے احکام کی صحیح طور پر بجا آوری کرتے ہوئے اِس نیت کے ساتھ انجام دے کہ میں یہ کام محض خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور اور اس کی رضا کے حصول کی غرض سے کر رہا ہوں۔ اور یہ کہ میں اس کی رضا کے حصول کی غرض کو اور اُس کے تمام احکام کو تمام قسم کی رشتہ داریوں اور قرابتوں اور دوستی و دشمنی اور اور ہر قسم کی صنعت و حرفت، ملازمت و مزدوری غرضیکہ تمام قسم کے دُنیوی امور اور معاملات پر مقدم رکھوں گا۔ یعنی اگر ان میں سے کوئی چیز کسی وقت بھی حصولِ رضا الٰہی یا احکامِ خداوندی کی بجا آوری کی راہ میں کچھ بھی مزاحمت کا باعث ہوگی میں اُسے فی الفور ترک کرنے سے قطعاً دریغ نہ کرونگا۔ خواہ مجھے کسی قسم کا نقصان ہی کیوں نہ اُٹھانا پڑے۔ بہرصورت میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جو کام وہ اس نیت کے ساتھ اور ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے کرے گا عبادت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح ان عبادتوں کے علاوہ جن کی اسلام نے معین شکلیں، قواعد اور اوقات مقرر کر دیئے ہیں ایک انسان کا سونا، جاگنا اور کھانا پینا، دُنیا کے معاملات میں حصہ لینا، شادی کرنا، پڑھنا لکھنا، جنگ کرنا، صُلح کرنا، اُس کا جینا اور اس کا مرنا، غرض اس کا ہر کام اور اس کی ہر حرکت اور اُس کی ہر جنبش عبادت میں داخل ہوگی۔ اور یہی وہ حالت ہے ایک انسان کی جو اس آیہ کریمہ میں بیان کی گئی ہے۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی میری عبادتیں، میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور یہی وہ درجہ ہے جس پر پہنچکر انسان اپنی تخلیق کا مقصد پورا کرنے والا بنتا ہے ہاں اِس واحد مقصد کا پورا کرنے والا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے لئے اِس سارے نظامِ قدرت اور اِس ساری کائنات کی تخلیق کی۔ اور اِس مقصد کو کما حقہٗ پا لینے کے نتیجہ میں اور اِس غرضِ پیدائش کو مکمل طور پر پورا کر دینے کے بدلہ میں انسان خدا تعالیٰ کے ان انعامات کا وارث ہوگا جنکا خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں، ہاں اپنے صالح اور اپنے عبادت گذار بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

یہ ہے عبادت کے متعلق اسلام کا نظریہ۔ ذرا غور کیجئے کتنا بلند نظریہ ہے اور اِس عبادت سے انسان کتنی آسانی کے ساتھ اپنا تزکیۂ نفس کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کا قُرب حاصل کر سکتا ہے برخلاف دیگر تمام مذاہب کے۔ یہی فطرت کے مطابق، عقل کے مطابق اور قابلِ عمل ہے۔ اور ایسا ہے کہ ہر انسان مرد و زن پیر و جوان، تندرست و کمزور، امیر و غریب، غرض ہر قسم کے لوگ یہ عبادت کر سکتے اور اپنی تخلیق کا مقصد پورا کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کائنات خوشی سے جھوم اُٹھی

از محترمہ نسیمہ صاحبہ ربوہ

رات اپنی ابتدائی منازل کو تیزی سے طے کرتی ہوئی اب آخری منزل پر ہے۔ صبحِ کاذب آہستہ آہستہ نمودار ہو رہی ہے ...... ہر طرف گہرا سکوت اور ایک المناک خاموشی چھائی ہوئی ہے ...... کائنات کا ذرّہ ذرّہ اُداس اور ساکت ہے .....

یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اس خاموشی میں بھی کوئی طوفان برپا ہو۔

تعاقب کرنیوالے تیزی سے آگے بڑھے آ رہے ہیں غیظ و غضب کی ایک لہر ان سب میں دوڑ گئی ہے کیونکہ انکا وہ شکار ...... جسکے وہ خون کے پیاسے ہو رہے ہیں اُن کی ناپاک نظروں سے پُراسرار طور پر اوجھل ہے۔ اُن کی نگاہیں چاروں طرف اُسکی متلاشی ہیں۔ آخر وہ ایک راستہ پر گامزن ہو کر جلدی جلدی بڑھے آ رہے ہیں ...... پاؤں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے .....

صدیوں کی پُرانی ——— اور تاریک غار ——— جس میں جانیکی دن کے وقت بھی کسی کو ہمت نہیں ہوتی انہیں دو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ——— مطمئن ——— اور ——— خاموش .....

جیسے انہیں کسی بات کی رتی بھر پرواہ نہ ہو ——— آسمان سے مقدس اور معصوم ملائکہ رشک اور تحسین و آفرین کی نگاہوں سے اُنہیں دیکھ رہے ہیں۔ حیرانی انکی نگاہوں سے ٹپک رہی ہے اور وہ حیران کیوں نہ ہوں ...... جبکہ یہ منظر انہوں نے ایکبار ہی دیکھا تھا ...... ہاں صرف ایکبار ہی ...... جب سے دُنیا بنی نہ کبھی اس سے پہلے نہ بعد میں۔ اور وہ نظروں ہی نظروں میں جیسے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں کہ واقعی یہ انسان ہی ہیں؟

...... کتنی قابلِ رشک تھی اُن کی دوستی بھی ———

دشمن تیزی سے آگے بڑھا آ رہا ہے ...... فاصلہ کم سے ...... کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ فضا اور بھی ساکت ہو گئی ہے ......

کون جانے ابھی کیا ہو ——— تعاقب کرنیوالے اب صرف چند قدموں پر ہیں۔ آہ! ——— انکی آوازیں قریب آ رہی ہیں۔ ساتھی کا دل دھڑک اُٹھا۔

"اب تو انکی آوازیں بھی آنے لگی ہیں"

"ڈرو مت میرے دوست"

اب وہ دونوں پھر خاموش تھے اور نتیجہ کے منتظر لیکن ایک مضطرب اور بے چین تھا ...... دوسرا ابھی تک ویسے ہی مطمئن ——— اور اسکی بے قراری لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گئی ——— "اب کیا ہوگا" ——— "اب کیا ہوگا" ...... بار بار اسکے دل میں یہی خیال چکر لگا رہا تھا کسی طرح بھی اسکا اضطراب کم نہ ہوتا تھا۔ وہ بے چین اور مضطرب تھا ...... لیکن اسکی بے چینی اپنے لئے نہیں ——— اپنے محبوب ساتھی کیلئے ہے۔ وہ مضطرب ہے ——— تو کیا اپنے لئے؟ ——— نہیں بالکل نہیں۔ اُسے اپنی پرواہ ہوتی تو ساتھ ہی کیوں آتا بھلا؟ اُسے پرواہ تھی تو اپنے دوست کی ...... جس کے لئے اُس نے اپنی جان بھی جوکھوں میں ڈال دی تھی۔ اور اب وہ دروازے کے عین سامنے تھے۔

...... اُس سے رہا نہیں گیا۔

"اب تو اُن کے پاؤں بھی نظر آ رہے ہیں"

"لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا" "ڈرو مت ساتھی غم نہ کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"۔ اس کے ساتھی نے اُسے تسلی دی

اور باہر وہ باتوں میں مصروف تھے کہ پاؤں کے نشان یہاں آکر ختم ہوگئے ہیں۔

"چلو اندر چل کر غار بھی دیکھ لیں۔"

"کیا کرنا ہے جا کر۔ ایسی اندھیری غار میں جس میں دن کے وقت کوئی نہیں جا سکتا۔ رات کو کون جا سکتا ہے بھلا؟"

"دیکھو یہاں تو مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے کوئی اندر جاتا تو ٹوٹ نہ جاتا۔"

"اور یہ دیکھو یہاں کبوتری نے انڈے دے رکھے ہیں اگر وہ یہاں سے گزرتے تو یہ یقیناً ٹوٹ جاتے۔"

"یہاں نہیں ہو سکتے۔"

تعاقب کرنیوالے ناکام و نامراد اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ غصہ اور ناکامی نے اُن کو اور بھی نڈھال کر دیا تھا۔

اور جونہی تاجدارِ مشرق نے اپنے کمرے کے دریچے سے نیلے پردے کو ہٹا کر جھانکتے ہوئے نیچے زمین کی طرف دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیا۔

دُور ــ بہت دُور ..... صحرا میں دو دوست پہلو بہ پہلو ــ اونٹوں پہ سوار ــ تیزی سے ــ اپنی منزل کی طرف ــ بڑھے جا رہے تھے۔ اور ایک بار پھر وہ خطرہ کی زد سے باہر تھے ..... اور ایک دم سے جیسے ساری کائنات خوشی سے جھوم اٹھی ــ بتائیے تو بھلا وہ کون تھے؟ ٭

متیٰ نصرُ اللہ

(محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا
اب سوا تیرے مجھے کون سنبھالے آجا

اے مسیحا نفسی میں جو نہیں رکھتا نظیر
پڑ رہے ہیں ترے بیمار کے لالے آجا

ابرِ رحمت کے برسنے کے ہیں آثار پدید
چاند کے گرد نظر آتے ہیں ہالے آجا

مُو درازوں کے تغلّب کا ہو قصہ کوتاہ
چاند سا مکھڑا دکھا گیسوؤں والے آجا

زورِ طوفاں، شبِ تاریک، پیاپے گرداب
ڈوبتی کشتی کو ساحل پہ لگا لے آجا

ہاتھ میں تیرے کلیدِ ظفر و فتح جو ہے!
کھول لے اس سے دلوں کے سبھی تالے آجا

سُرمۂ چشم بنایا ہے جو ربوہ کا غبار
اس میں جنت نئی اِک اور بسا لے آجا

آمنہ و عبد کی خورشیدِ رسالت پگاہ
کلبۂ تار میں ہر سُو ہوں اُجالے آجا

عالمِ نزع ہے دم اٹکا ہی آئے کہ نہ آئے
رائگاں جائیں نہ اکمل کے یہ نالے آجا!

۱۰/۱۵ ۱۱ یوم فراق قادیان

[illegible] بیگم ادیبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے تصورات کا ایک ورق

امۃ المتین فخر

"آج الوداعی جلسہ ہے" یونہی بے خیالی میں کوئی لڑکی کہتی ہوئی گذر گئی۔ مگر میرے خیالات کی دُنیا بسا گئی۔ پُرانے خیالات اور تصورات جو تحت الشعور حصّہ دماغ میں پہنچکر محو ہو چکے تھے پھر سے بیدار ہونے لگے۔ آج الوداعی جلسہ ہے (لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام۔ آج ہماری احمدی بہنیں بحیثیت مبلغ ممالک لبنان و حلب روانہ ہو رہی ہیں اور انہیں الوداع کہنے کیلئے یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے) مجھے یاد آگیا کہ یہ سب کچھ میری خوابوں کی تعبیر ہے جو کئی سال پیشتر میں دیکھتی رہی ہوں۔ اِس تصور سے دل مچلنے لگا، چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھا، امیدیں بر آئیں اور حقیقی خوشی نصیب ہوئی۔

پہلے جب کبھی بھی ابا جان اور بھائی جان آکر کہتے کہ آج ہم فلاں مبلغ کو الوداع کر کے آئے ہیں، آج فلاں کو۔ آج فلاں مولوی صاحب تبلیغِ احمدیت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے ہیں اور فلاں مولوی صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے امریکہ میں گئے ہیں۔ میں یہ سُنتی اور خاموش ہو جاتی۔ کوشش کے باوجود میرا دل خوشی سے معمور نہ ہوتا۔ طبیعت بے چین ہو جاتی۔ بولنے کو دل نہ چاہتا۔ خاموشی سے لیٹ کر کروٹ پر کروٹ بدلتی، مگر سکون میسر نہ ہوتا۔ بار بار یہ خیال ستاتا کہ وہ دن کب آئے گا جب ہمارے بھائیوں کے دوش بدوش ہماری بہنیں بھی جہادِ تبلیغ پر روانہ ہوں۔

اِس تصور سے میرا دل تڑپ جاتا اور میں بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتی کہ اے خدا! میرے پیارے خدا!! زنگا رنگ کائنات کو عدم سے پیدا کرنے والے خدا!!! تو اگر چاہے تو مٹی کو اکسیر بنا دے اور کمزوروں اور بیکسوں سے وہ کام لے جو بڑے بڑے جابر اور محنت گیر انسانوں کو بھی بے بس کر دے۔ تیرے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں تو جو چاہے اپنی قدرت سے کر سکتا ہے۔ اے میرے پیارے خدا! تو ہمارے کمزور بازوؤں کو بھی قوت دے اور ہمارے دماغوں کو جلا بخش کہ ہم تبلیغی جہاد میں حصہ لیں۔ اپنے امام کے فرمان پر ہم بھی زندگیاں وقف کر دیں اور کوئی ہم سے تبلیغِ احمدیت کیلئے ممالکِ یورپ میں جائے۔ کوئی امریکہ میں کوئی ممالکِ عربیہ میں اور کوئی افریقہ میں۔ تا جب دُنیا پر پرچم احمدیت اپنی پوری آب و تاب سے لہرائے تو ہم بھی فخر سے اپنی گردن اونچی کر سکیں اور یہ کہہ سکیں کہ اِس پرچم کو لہرانے میں ہم کمزور و ناتواں احمدی عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ میں یہ دُعائیں کرتی اور میرے تصورات بھڑک اُٹھتے لیکن زمانہ اِن تصورات کی چنگاریوں پہ راکھ ڈال دیتا اور وقت گذرتا رہا۔ آخر آج میری خواب پوری ہوئی، میری آرزوئیں رنگ لائیں۔ میری دو بہنیں بھی اِس کارِ خیر کے لئے اپنے وطن، اپنے اقرباء اور اپنے آرام کی قربانیاں دیکر سمندر پار اور پردیس میں اشاعتِ دین کیلئے جا رہی ہیں اور میں نے ان کو خود الوداع کیا ہے مجھے خوشی کیوں نہ ہو، مجھے سکون کیوں حاصل نہ ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ میری خوابوں کی تعبیر کی ابتداء ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن مکمل تشکیل کیلئے بہت جدوجہد اور محنت کی ضرورت ہے۔ فتح عظیم ایک دو قربانیوں سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ عالمگیر روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی خواہشات کو نظر انداز کر دیں۔ مشکلات و حوادث کے طوفانوں میں بے خطر کود پڑیں۔ اور تقویٰ و علم دین کے تیز ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میدان عمل میں اُتر آئیں اور دُنیا کا کوئی ملک، کوئی شہر، کوئی قصبہ، کوئی گاؤں اور کوئی گھر ایسا نہ رہے جسمیں ہمارے ذریعے احمدیت کا روح پرور اور جاں بخش پیغام نہ پہنچ جائے۔ اس راہ میں ہمیں اگر قربانیاں دینا پڑیں۔ وطن کی، عزیز و اقربا کی، جان کی، جذبات کی تو ہم دریغ نہ کریں اور اِس میدان میں بھی ہماری جدوجہد، ہماری قربانیاں اور ہمارے کام کے نتائج ہمارے مجاہد بھائیوں سے کسی طرح کم نہ رہیں۔ اور اس طرح باہمی تعاون سے کام کرتی چلی جائیں۔ حتّٰے کہ وہ دن آجائے جب پیشگوئیوں کے مطابق دُنیا میں احمدیت یا حقیقی اسلام غالب آجائے اور شیطان ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی صف لپیٹ لے۔ اور بندوں کا تعلق از سرِ نو خدا تعالےٰ سے محکم ہو جائے۔ اور زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تعلیم مشعلِ راہ ہو۔ اور پھر حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تختِ سلطانی پر جلوہ افروز ہوں۔

یہ وہ دن ہو گا جب مجھے حقیقی سکون میسّر آئے گا۔

بقیہ صفحہ ۲۱

اسلام اور عزلِ خلفاء

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ عزلِ خلفاء کا اعتقاد رکھنے والے ذرا سوچیں کہ اس طرح دُنیا میں امن قائم ہو گا یا دنگہ فساد۔ ذرا سا اختلاف ہوا جھٹ خلیفہ کو معزول کرنے بیٹھ گئے۔ گویا یہ کھیل تماشا ہوا نعوذ باللہ من ذالک۔ آغازِ اسلام میں اسی غلطی میں مبتلا ہو کر چند لوگ خارجی بنے تھے اور ہمارے زمانہ میں بھی احمدیت کے آغاز میں ایک مولوی صاحب کو یہی غلطی لگی تھی جنکو تقدیر کے زبردست ہاتھوں نے انکی موت سے چند ہی دن پیشتر خود اُن کے اپنے ہاتھوں سے "ٹرسٹ" میں بدلوا کر ثابت کر دیا کہ جو ایک دفعہ خلافت سے الگ ہوتا ہے اسکا خاتمہ کیسا ہوتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ بظاہر تو یہ مغربی جمہوریت اچھی دکھائی دیتی ہے لیکن جو ایک دفعہ اسکے جنگل میں پھنسا اور اسکے دام میں گرفتار ہوا پھر اسکو خدا شناسی، تقویٰ شعاری اور دینداری سے بہت دُور لیجاتی ہے۔ اصل دین وہی ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا اور جسے حامل قرآن مہبطِ وحی رحمان حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) نے کامل تئیس سال تک اپنے عمل سے اپنے صحابہ کرامؓ کو سکھایا اور جسے پھر آگے ان پاک بزرگوں رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام روئے زمین میں پھیلایا اور ہم تک پہنچایا۔ پس ہمیں انکے اُسوہ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور رہبر این و آں کی چکنی چُپڑی باتوں میں آکر اپنی عاقبت کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور عزلِ خلفاء

از محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ راولپنڈی

مورخہ ۲۸؍۱۰؍۵۱ کے "الفضل" میں حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مضمون بعنوان "اخبار الرحمت اور عزلِ خلفاء" پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ ایک اخبار (الرحمت) میں جو ہماری جماعت کی طرف منسوب ہوتا ہے اور جس کا ایڈیٹر بھی احمدی ہے کسی نام کے احمدی نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ گویا اسلام میں خلفاء کو معزول کر دینا جائز ہے پڑھکر بڑا دُکھ ہوا۔ خدا تعالیٰ ہدایت دے اور ہر فتنہ سے بچا کر رکھے آمین!۔

ہمارے لئے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ ہم نے ایک نبی کا زمانہ پایا ہے۔ وہ نبی جو اس صدی کا مجدّدِ اعظم ہے یعنی مسیح موعود و مہدیٔ معہود ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور جو بانیٔ اسلام حضرت ختمی مآب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور مظہرِ کامل ہے۔ اور جس کا کام "احیاء اسلام" اور "قیامِ شریعت" ہے۔ اور پھر ہمارے لئے یہ بات بھی دوہرے فخر کا موجب ہے کہ ہم میں اس عیسٰیٔ دوران کا وہ پسرِ موعود و خلیفۂ برحق بھی موجود ہے جو حُسن و احسان میں اس کا نظیر ہے اور جو منجانب اللہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا اور جس کا ظہور نزولِ خداوندی کا موجب ہے۔ اسکے زمانہ بابرکات ہیں گویا خدا خود آسمان سے اُتر آیا ہے۔

پس کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ ایسے پاک زمانہ میں رہتے ہوئے اور ایسے بے مثل وجود با جود کے ہوتے ہوئے ہم میں سے ایک احمدی کہلانے والا شخص ایک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والے اخبار میں ایک مضمون لکھتا ہے اور اس میں ایسے خیالات کا اظہار کرتا ہے جو سراسر اسلام اور اسکی تعلیم کے خلاف ہیں۔ ایسی ہی باتوں سے جاہل طبقہ میں دلوں پر زنگ لگنے کا آغاز ہوا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سب احمدی بہنوں اور بھائیوں کو اس سے محفوظ رکھے۔

اب رہا نفسِ مضمون کہ اسلام میں عزلِ خلفاء جائز ہے یا نہیں۔ سو اسکے متعلق کچھ زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مضمون میں اسکے متعلق اصولی طور پر کافی روشنی ڈالدی ہے۔

یہ بزعم خود غلط "جمہوریتیں" اسلام کو بھی آجکل کی جمہوریتوں کی طرح کا ایک نظام سمجھتی ہیں کہ اگر ایک بادشاہ نے ممبرانِ پارلیمنٹ کی مرضی کے خلاف ایک مطلقہ عورت سے شادی کر لی تو اُس کو تخت و تاج سے ہی جواب دیدیا۔ اسی طرح جمہوریت کے دلدادہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ خدائے عزّ وجلّ کا قائم کردہ خلیفہ بھی ان کا ہی پابند ہے اور نعوذ باللہ من ذٰلک خدا تعالیٰ بھی مومنوں سے وعدے کر کے اُنہیں توڑتا رہا ہے۔ سورۃ نور کی آیت پڑھیئے جس میں وہ فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولڈ کوسٹ کی شاداب وادی

از محترمہ شمیمہ صغیر صاحبہ

آئیے آج آپ کو گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے چھوٹے سے علاقہ کی تھوڑی سی سیر کرائیں - یہ افریقہ کے مغربی حصہ میں واقع ہے اور حکومت انگلشیہ کے ماتحت ہے - اکثر ہمارے یہاں کے لوگ افریقہ کا نام سن کر گھبراتے ہیں اور افریقہ کے رہنے والوں کو جنگلی اور بے وقوف سمجھتے ہیں - بس افریقہ کے تمام ملک کو صحرا ہی صحرا جانتے ہیں جہاں نہ پانی ہے نہ کھانے کو کوئی عمدہ چیز میسر ہے - ایسے خیالات رکھنے والا انسان اگر یہاں آئے اور اپنے تصورات کے خلاف مشاہدہ کرے تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہیگی - میں آپ کو افریقہ کے ایک بہت ہی چھوٹے حصہ کا حال سناتی ہوں جس سے آپ اندازہ کرلیں گی کہ باقی تمام ملک کیسا ہوگا۔

گولڈ کوسٹ کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ ہے - اس علاقہ کے مشہور شہر یہ ہیں :- (۱) اکرا (۲) ٹاکورادی (۳) کیپ کوسٹ (۴) سالٹ پانڈ (۵) ابواسی (۶) کماسی (۷) ٹمالی وغیرہ - پہلے چار شہر سمندر کے کنارے واقع ہیں - اکرا یہاں کا دارالخلافہ ہے - کیپ کوسٹ یہاں کا خوبصورت شہر ہے - انگریز پہلے پہل یہاں ہی آئے تھے - کماسی اور اکرا یہاں کے دو بڑے شہر ہیں - اور کافی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں - اشانٹی قوم جو یہاں کی مشہور جنگجو قوم ہے اس کا مرکز کماسی ہے - یہاں احمدیہ مشن - مسجد - پرائمری سکول اور کالج ہے - سالٹ پانڈ جو فینٹی قوم کے علاقے میں ہے گولڈ کوسٹ میں احمدیت کا مرکز ہے - گو بالکل سمندر کے کنارے پر واقع ہے لیکن بندرگاہ نہیں اور نہ بہت بڑا شہر ہی ہے - حضرت نیر صاحب نے اپنا مرکز اسے بنایا تھا اور جس مکان میں قیام کیا تھا وہ مشن ہاؤس کے بالکل ساتھ ہی ہے - یہاں احمدیہ انفنٹ (Infant) جونیر (Junior) اور سینئر (Senior) سکولز ہیں - مشن ہاؤس کافی خوبصورت ہے - جسے مکرمی حکیم فضل الرحمان صاحب نے بنوایا تھا بالکل برلب سڑک ہے اور جاذب نظر بھی - اس کے قریب ہی اب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہو رہی ہے جسے ہمارے موجودہ امیر جناب نذیر احمد مبشر صاحب بڑی جانفشانی سے بنوا رہے ہیں - یہ مسجد سارے گولڈ کوسٹ میں اول نمبر پر ہوگی - انشاء اللہ -

اب موسم کا حال سنیئے - ہم سنا کرتے تھے کہ افریقہ میں سخت گرمی پڑتی ہے اور جو جاتا ہے کالا ہوجاتا ہے لیکن یہاں کی یہ حالت ہے کہ اگر زیادہ سے زیادہ گرمی پڑ رہی ہو تو درجہ حرارت ۱۰۰ ڈگری سے زیادہ نہیں ہوتا جبکہ پاکستان میں درجہ حرارت ۱۱۶ ڈگری سے بھی زیادہ ہوجاتا ہے - گرمی کے موسم میں دھوپ اکثر ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک رہتی ہے - گرمی عجیب خشک قسم کی ہے - اور دھوپ کی تیزی تو آنکھ بھی ٹھیک طرح کھولنے نہیں دیتی - اتنی تیز اور سخت گرمی ہوتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گرمی سے آدمی پگھل جائیگا - مگر یہ سب کچھ تھوڑے سے عرصہ کیلئے سیا پانچ بجے یکدم موسم بدل جاتا ہے اور گرمی کی حدت بہت حد تک غائب ہوجاتی ہے - آپ یہ سن کر حیران ہونگی کہ یہاں کے لوگ سارا سال کمروں کے اندر سوتے ہیں جس کی دو وجوہات ہیں - ایک تو یہ کہ رات کی خنک ہوا جو وں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں درد پیدا کرتی ہے اور اکثر علاقوں میں تقریباً سارا سال بارش ہوتی ہے اور رات ٹھنڈی ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگوں کو چوروں کا خوف بہت ہے کیونکہ وہ لوگوں کو قتل بھی کر دیتے ہیں۔ یہاں کی برسات نہایت ہی خوشگوار ہوتی ہے۔ یوں تو کماسی میں سارا سال برسات کا موسم لگتا ہے مگر چار پانچ مہینے تو رات دن بارش ہوتی ہے۔ موسم بہت جلد بدل جاتا ہے۔ ابھی دھوپ نکلی ہے ابھی موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ بارش سے لدے ہوئے سیاہ بادل اُڑتے پھرتے ہیں اکثر شام کے وقت جب لوگ باہر بیٹھے اپنے کام میں مشغول ہوتے ہیں کوئی کھا رہا ہے، کوئی پکا رہا ہے، کوئی بیٹھا پڑھ رہا ہے اور کوئی گپیں ہانک رہا ہے کہ آناً فاناً اُودی اُودی گھٹائیں چھا جاتی ہیں اور تیز تیز ہواؤں کے جھونکے آنے لگتے ہیں۔ لوگوں کا ایک شور اُٹھتا ہے بارش آئی بارش آئی۔ اتنا کہنا تھا کہ موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے بارش کی کثرت سے یہاں سردی بھی بعض دفعہ کافی ہو جاتی ہے بعض دفعہ درجہ حرارت ۷۰ ڈگری سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ تمام دن خوشگوار ہوائیں دلوں کو مسرور بناتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کا از حد لطف آتا ہے۔ یہاں کی زمین نہایت زرخیز و شاداب ہے۔ ہر جگہ ہریاول ہی ہریاول نظر آتا ہے۔ تقریباً ہر چیز کی پیداوار ہو سکتی ہے سبزیوں اور فروٹ کی افراط ہے۔ فروٹ میں سے کیلا۔ انناس۔ ناریل۔ نارنگی اور آم وغیرہ کی کثرت ہے۔ کوکو یہاں کی مشہور پیداوار ہے۔ کوکو کا کسان کافی امیر ہوتا ہے اور سب سے زیادہ آمد کا ذریعہ یہاں پر کوکو ہی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی آسانیاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے پیدا کر رکھی ہیں۔ یعنی کثرت بارش سے زمین بہت نرم ہوتی ہے۔ عورتیں کھیتی باڑی کرتی ہیں۔ وہ صرف کُدال سے زمین کھود کر ضروری غذا پیدا کر لیتی ہیں۔ کھیت میں ہل چلانے اور پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ باقی ہر چیز کھانے پینے کی باہر سے آتی ہے۔ سمندر کے کنارہ پر واقع ہونیکی وجہ سے مچھلی کثرت سے ہوتی ہے اور اسے خشک کر کے کافی عرصہ تک رکھتے ہیں۔ مگر اسکے علاوہ ڈبوں کی مچھلی جو کہ باہر سے آتی ہے کثرت سے لوگ خرید کر کھاتے ہیں۔ دودھ زہریلی مکھی (Tsetse fly) کی وجہ سے تازہ نہیں مل سکتا اسلئے یورپ سے دودھ کے ڈبے کثرت سے یہاں آتے ہیں اور خوب فروخت ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ استعمال کی تقریباً ہر چیز یعنی مکھن۔ آلو ڈبوں کی سبزیاں۔ ڈبوں کے فروٹ۔ کپڑے۔ برتن وغیرہ سب یورپ سے آتے ہیں۔ دکانداروں پر کنٹرول نہ ہونیکی وجہ سے تمام اشیاء بہت گراں بکتی ہیں۔ لیکن لوگوں کے پاس پیسے کافی ہیں پرواہ نہیں کرتے۔ اسلئے یہاں جو آتا ہے مالا مال ہو جاتا ہے۔ ملک دولت سے بھرپور ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانے کا منہ یہاں کھولا ہوا ہے۔ سونے اور ہیرے کی کانیں ہیں۔ ملک کا بچہ بچہ تجارت کرتا ہے اور عورتوں کا تو خاص پیشہ ہے۔ پیسہ کی کوئی قدر نہیں۔ گو جہالت ہے مگر اب قوم بیدار ہو رہی ہے اور ترقی کی شاہراہ پر تیزی سے قدم اُٹھا رہی ہے۔ یہ لوگ ذہین غضب کے ہیں۔ ہر ہنر کے سیکھنے کے درپے ہو جاتے ہیں اور جلد از جلد سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تعلیم ترقی پر ہے اس کیلئے خوب پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ انگلینڈ جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔ لہذا اکثر طالب علم حصول علم کے لئے انگلینڈ اور امریکہ جا رہے ہیں اور اکثر فارغ التحصیل ہو کر آ رہے ہیں۔

اس ملک میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مثلاً ٹی کے علاقہ کی زبان چوئی کہلاتی ہے۔ چونکہ اس ملک میں دنیا کی مختلف جگہوں کے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسے ہوئے ہیں اسلئے زبان کی آسانی کیلئے انگلش زبان کا بڑا رواج ہے۔ بچہ بچہ انگلش بولتا ہے۔ ہمارے مبلغ وغیرہ بھی انگلش زبان میں تبلیغ کرتے ہیں۔ ترجمان ہمیشہ ساتھ ہوتا ہے۔ عید وغیرہ کے موقع پر بہت لُطف ہوتا ہے تین تین چار چار قسم کی زبان میں ترجمہ ہوتا ہے۔

عورتوں کی بعض باتیں قابلِ تحریر ہیں۔ عورتیں کافی بہادر اور محنتی ہوتی ہیں۔ کام میں انگریز عورتوں سے بھی بڑھ گئی ہیں۔ مَیں نے اُوپر ذکر کیا ہے کہ یہاں کی عورتوں کا عام پیشہ تجارت ہے تجارت خواہ کسی قسم کی ہو۔ مارکیٹ جہاں کھانے پینے کی چیزیں ملتی ہیں اگر آپ وہاں چلے جائیں تو آپ کو عورتیں ہی عورتیں نظر آئیں گی۔ صبح سے لیکر شام تک مارکیٹ میں کام کرتی ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پیٹھ کے پیچھے باندھ لیتی ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ ہر کام کرتی ہیں۔ قابلِ تعریف تو یہ ہے کہ بعض عورتیں حاملہ ہوتی ہیں اور دو تین سال کا بچہ پیچھے باندھا ہوا ہوتا ہے اور سر پر کافی بوجھ لادا ہوا ہوتا ہے اور بڑی سہولت سے کام میں مشغول رہتی ہیں۔ شام کو گھر آکر اپنے خاوند اور بچوں کیلئے کھانا بھی تیار کرتی ہیں۔ اسلئے یہاں کے مرد بہت سی بیویاں رکھتے ہیں۔ انکا اس پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا وہ خود کماتی ہیں اور خاوند کو بھی دیتی ہیں کھیتی باڑی کرتی ہیں۔ سماری اور مزدوری یہ کرتی ہیں اور نئے فیشن میں آکر سٹور کیپری (Store Keeper) یہ کرتی ہیں۔ بس کنڈکٹری (Bus Conductor) ٹیلیفون و ٹیلیویژن سب ہی کچھ کرتی ہیں۔ ایک بات ان میں نہایت ہی بُری ہے وہ یہ کہ ان میں شرم و حیا کا نام نہیں۔ انکو معلوم ہی نہیں کہ شرم کیا چیز ہے۔ جوان لڑکیاں اکثر ننگی نظر آتی ہیں۔ کپڑا صرف فیشن کی خاطر پہنا جاتا ہے۔ اُوپر کا حصہ اکثر ننگا رکھتی ہیں۔ زناکاری کا بہت زور ہے۔ ماں باپ کی غیرت دیکھیں کہ اگر اُن کی لڑکی جوان ہوتی ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں اور اسکی جوانی کا اعلان شہر بھر میں کروایا جاتا ہے باجے اور ناچ کے ذریعہ۔ اکثر مَیں نے اپنے قُرب میں اس قسم کے ناچ گانے کی آواز سُنی تو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کسی کی لڑکی کے جوان ہونیکا اعلان ہے۔ لوگ جا کر اس لڑکی کو تحفے تحائف دیتے ہیں خصوصاً جوان لڑکے۔ پھر یہی نہیں لڑکی کی بدکاری کوئی عیب کی بات نہیں۔ اگر حمل بھی رہ گیا تو والدین کہتے ہیں اللہ کی دین ہے۔ ہاں لڑکے کو سزا ملتی ہے اور وہ یہ کہ وہ مقرر شدہ رقم لڑکی کے والدین کو دیتا ہے جس کو وہ بڑی خوشی سے لے لیتے ہیں جو اُن کی آمد ہوتی ہے۔ نیز بیاہ شادی پر بھی لڑکی والے کچھ نہیں دیتے بلکہ لڑکے والوں سے لڑکی کے ماں باپ رقم وصول کرتے ہیں۔

یہ لوگ مذہب سے بہت دُور ہیں۔ قسم قسم کی توہم پرستی میں گرفتار ہیں۔ عیسائیت کا طلسم ان پر چھایا ہوا ہے۔ گرل فرینڈ۔ بوائے فرینڈ چھوٹے چھوٹے بچوں میں چلتی ہے۔ حتّٰی کہ ایک گاؤں کی بیوقوف لڑکی میں بھی۔ وائے افسوس اس قوم پر جس پر اللہ تعالیٰ کے اسقدر انعامات ہوں اور وہ اپنے پروردگار حقیقی سے بے خبر ہو۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے (آمین) کتنا دردناک منظر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے اُن کی بھلائی اور اُن کو سچا راستہ دکھانے کے لئے اپنے دیوانے پیدا کر دیئے ہیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے جاں نثار ہیں۔ ہاں ہاں جو احمدیت کے پروانے ہیں آج وہ ان حیوان نما انسانوں کو انسان بنانے کی کوشش میں ہیں + (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماو شما

محترم مصلح الدین احمد صاحب راجیکی

یادِ ایامیکہ یہ کون و مکاں بے بود تھا
تُو ہی تُو جلوہ نما تھا تُو ہی تُو موجود تھا

خیر و شر کے سب مراحل تھے نہاں تقدیر میں
نُوریانِ عرش بھی تھے لوح کی تحریر میں

اِک ضمیرِ مستتر تھا یہ عناصر کا وجود
لامکاں ہی لامکاں تھا یہ جہانِ ہست و بُود

دوش و فردا کی کشاکش کیف سے محروم تھی
مہر و ماہ و مشتری کی ذات بے مقسوم تھی

بے مظاہر تھا ابھی حُسن و جمالِ سرمدی
مینائے وحدت میں تھی پنہاں جو شرابِ ایزدی

ماورائے عقلِ انساں تھی ادائے لم یزل
دانش و بینش سے بالا تھا مقامِ بے مثل

این و آنِ دو جہاں تھا پردۂ کتماں میں
اِک ہُویّت تھی سراپا عرصۂ امکان میں

آستانِ حُسن خالی تھا جبینِ شوق سے
جذبۂ نوخیز محرم تھا نہ حرفِ ذوق سے

کافِ کُن کے زمزمے تھے معرضِ تفرید میں
کُنتُ کنزاً محنفیاً تھا عالمِ تجرید میں

دیدنی ہائے قدامت جلوۂ خود پوش تھا
گفتنی ہائے محبت جذبۂ روپوش تھا

ناگہاں اُٹھی صدائے کُن حریمِ ذات سے
ہو گئی سرشار کثرت جامِ تنزیہات سے

قلزمِ تحدیث سے اُبھرا حبابِ ہست و بُود
امتزاجِ کیف و کم سے جم گئی بزمِ شہود

لہٰذا یکُن کو ساحرِ کُن سے مِلا رنگِ صفات
پردۂ ظلمت سے نِکلا چشمۂ آبِ حیات

بادۂ مختومِ یزداں زینتِ محفل ہوا
شاہدِ روحِ معانی رونقِ محفل ہوا

زادۂ کون و مکاں نِکلا جنینِ خاک سے
جلوۂ انوار جھلکا روزنِ افلاک سے

حیطۂ صلصال سے اُٹھے ہزاروں ماہتاب
مطلعِ لولاک سے چمکی شعاعِ آفتاب

استوائے عرش سے آئی نویدِ جانفزا
گلشنِ امشاج میں چلنے لگی بادِ صبا

نازشِ طین و ترابِ زندگی پیدا ہوا
مظہرِ قدس و جمالِ سرمدی پیدا ہوا

قالبِ خاکی میں نُور و نار یکجا ہو گئے
عرش کے جلوے زمیں پر ناز فرما ہو گئے

طُرّۂ تاجِ امانت مِل گیا انسان کو
منصبِ مخدومِ گیتی مِل گیا اِس جان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغنائے ما و تو لیکن ہوا آشفتہ کار
آرزوئے وصل میں تڑپا جنونِ سوگوار

لا الٰہ کے دل سے اٹھی پھر صدائے اِلّا ھُو
بے سپر ہونے لگے پھر جادہ ہائے جستجو

التجائے شوق میں نالے کہیں رسوا ہوئے
انتہائے عشق میں آنسو کہیں افشا ہوئے

جھلملائی آتشِ الفت کبھی یونان میں
جگمگائی مشعلِ یزداں کبھی ایران میں

جحفۂ دل سے کسی نے باندھا اِحرامِ وفا
عقبۂ جمرات سے راندا کسی نے ماسوا

سعیِ مروہ سے کسی نے جستجوئے دید کی
طوفِ کعبہ سے کسی نے وصل کی امید کی

نازشِ فاراں سے پیدا ہو گئے لاکھوں فسوں
جلوۂ ساعیر سے پیدا ہوئے لاکھوں جنوں

رستخیزِ عشق نے محشر کئی برپا کئے
التفاتِ ناز نے عشوے کئی افشا کئے

عرش پر ڈالی کسی کے جوشِ الفت نے کمند
لامکاں در لامکاں پہنچا جنونِ دردمند

نحنُ اقرب کا ہوا چرچا خروشِ عام میں
بن گیا تسکینِ دل تو گردشِ ایام میں

اضطرابِ ہجر تھا لیکن میرے مقسوم میں
اشتیاقِ دید تھا میرے دلِ مرحوم میں

"لَیتَ اُمّی لَم تَلِدنی" شکوۂ رنجور تھا
"یٰلَیتَنی کُنتُ تُرَابًا" نالۂ مہجور تھا

وائے ویلا مبتلائے یاس کی فریاد تھی
وادریغا اِک نوائے حسرتِ ناشاد تھی

اشکِ پیہم شعلہ بار و دردخواہِ سوز تھے
غم زدائے آہِ سوزاں خود تپش آموز تھے

گردشِ افلاک تھی آزار دہ میرے لئے
غم فزا و غم نوا تھے کہ و مہ میرے لئے

میری الفت سے معنون تھی حیاتِ مستعار
تیری فرقت کا بیاباں تھا سعیرِ شعلہ بار

گاہے افتاں گاہے خیزاں تھی جبینِ زندگی
گاہے پیدا گاہے پنہاں تھا نیازِ زندگی

کوئی منزل تھی نہ جادہ رہروِ ایام کا
کوئی ملجا تھا نہ ماویٰ اِس دلِ ناکام کا

اِک جنونِ مشتعل تھا مایۂ بے مائگی !
اِک تلاشِ متصل تھی رہبرِ برنائگی !

اخترانِ شب گواہ تھے نالۂ شبگیر کے
دشت و صحرا دردخواہ تھے آہِ آتشگیر کے

واقفِ اسرار تھا اِک مرقدِ خود ساختہ
محرمِ اسرار تھا اِک شجرۂ افراختہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غمگسارِ حالِ دل تھی سرزمینِ عید گاہ — چارہ سازِ بےبسی تھی التجائے گاہ بگاہ

ہمنوائے دردِ دل تھا سدرۂ پُرخار بھی — ہمدمِ بیچارگی تھی اِک ببُولِ زار بھی

نالشِ بیدادِ عصیاں جا بجا کرتا تھا مَیں

سُو بسُو روتا پھرتا تھا مَیں اور کُو بکُو مرتا تھا مَیں

اے خدا اب جانِ اُلفت کو صلائے عید دے — ماتمِ اہلِ محرّم کو نویدِ عید دے

آرزوؤں کی تڑپ کو مطلعِ انوار کر — دیدہ و دل کو محیطِ گوہرِ اسرار کر

جگمگا دے میری دُنیا جلوۂ فاران سے — لہلہا دے میرا گلشن کو ثمرِ رضوان سے

مصطفائی کا نسُوں دے جذبۂ ادراک کو — احمدیّت کا جنوں دے بستۂ فتراک کو

انتہائے جستجو دے انتہائے راز دے — تا ابد جو اُڑ سکے وہ شہپرِ پرواز دے

دوزخِ ہجراں بدل دے جنّتِ دیدار میں — دانۂ تسبیح پرو دے رشتۂ زنّار میں

کُن فیکُن کے ساز میں بھر دے صدائے لم یزل — جاوداں در جاوداں کر دے حیاتِ پا بگل

مادّیّت کو اُٹھا دے اِس دلِ افگار میں — یہ جدائی جاں گسل ہے محفلِ اغیار میں

شوقِ لامحدود دے افسردۂ احزان کو — بالِ جبرائیل دے آشفتۂ حرمان کو

میری اُلفت کو متاعِ منزلِ ایمان کر — میری ہستی کو چراغِ جادۂ عرفان کر

میرے نالوں کو وہ رہائے کارواں کا سوز دے — میری آہوں کو فروغِ انجمن افروز دے

کاسۂ دعوات بھر دے دولتِ دیدار سے

اے خدا مجھ کو بنا لے زُمرۂ ابرار سے — آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ناصرات الاحمدیہ ربوہ

ناصرات الاحمدیہ کے فرائض جو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ضروری قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک عنوان مقرر کر کے مختلف لڑکیوں کا تقریری مقابلہ کروایا جائے۔ ناصرات کا امسال کا تیسرا تقریری مقابلہ پانچ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ اُمِّ داؤد احمد صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تقریروں کے مقابلہ کا فیصلہ کرنے کیلئے جج محترمہ سیدہ آپا نصیرہ بیگم صاحبہ و محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی آپا ناصرہ بیگم صاحبہ تھیں۔ ان کے علاوہ ہر حلقہ کی نگران صاحبہ ناصرات الاحمدیہ اور محترمہ صدر صاحبہ حلقہ نمبر ۲ نے بھی شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔

تقریر کا عنوان موقع کے مطابق "تحریک جدید کی غرض" مقرر کیا گیا تھا۔ حلقہ نمبر ۱ و نمبر ۳ و نمبر ۴ اور باب الصدر کی لڑکیاں مقابلہ میں شامل ہوئیں۔ تقاریر نہایت اعلیٰ تھیں اور تیاری بھی بہت اچھی کی ہوئی تھی۔ حلقہ نمبر ۱ کی طاہرہ بیگم فسٹ اور حلقہ نمبر ۴ کی امۃ الرشید سیکنڈ آئی۔ نمبر علی الترتیب یہ تھے۔ حلقہ نمبر ۱ طاہرہ بیگم ۳۱/۳۵ حلقہ نمبر ۴ امۃ الرشید ۳۰/۳۵ حلقہ نمبر ۳ بشریٰ ثریا ۲۸/۳۵۔ محلہ باب الصدر حلیمہ بیگم ۲۲/۳۵۔ فسٹ اور سیکنڈ آنے والی لڑکیوں کو انشاء اللہ العزیز انعام دیا جائے گا۔

برائے مہربانی باہر کی لجنات بھی مضمونوں اور تقریروں کا مقابلہ کروایا کریں اور انعام دیکر لڑکیوں کے شوق کو بڑھایا کریں۔ لڑکیاں مقابلہ میں شامل ہو کر عورتوں سے بھی زیادہ اچھی تقریریں کر رہی ہیں اور کر سکیں گی۔ انشاء اللہ۔

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ۔ ربوہ

ناصرات الاحمدیہ کے معین نصاب میں سے چھوٹے گروپ کا نظم از دُرِّثمین "جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" کا۔ اور بڑے گروپ کا قرآن مجید کی پہلی ۳۰ سورتوں کے ناموں کا زبانی امتحان آٹھ ستمبر ۱۹۵۱ء کو لیا گیا۔

کُل ۶۹ لڑکیاں شامل ہوئیں جو سب کی سب خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئیں۔ اور آئندہ کے لئے قرآن مجید کی پہلی ۳۰ سورتوں سے اگلی ۳۰ سورتیں زبانی یاد کرنی بڑی لڑکیوں کے لئے اور چھوٹی لڑکیوں کے لئے دُرِّثمین کی دو چھوٹی چھوٹی نظمیں مقرر کی گئی ہیں۔

برائے مہربانی باہر کی لجنات بھی ناصرات کے معین نصاب کو زبانی یاد کروانے کی کوشش کریں۔ نتیجہ امتحان مندرجہ ذیل ہے:۔

(امۃ اللطیف جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقہ نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	حلقہ نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	حلقہ نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
	چھوٹا گروپ۔ کل نمبر ۳۰		ص″	صادقہ بیگم	۳۶	۲	علیمہ	۲۹
۱	شہنازہ اختر	۲۵	″	فہمیدہ بیگم	۱۵	″	بشریٰ	۳۴
″	شمس النساء	۲۹	″	رقیہ بیگم	۱۰	۳	حامدہ	۲۲
″	سلمیٰ	۲۸		بڑا گروپ۔ کل نمبر ۳۰		″	صادقہ قدسیہ	۲۹
″	آنسہ بیگم	۲۸	۱	امۃ الحمید	۳۰	″	امۃ العزیز	۲۹
″	ثریا	۱۰	″	امۃ الباری	۳۰	″	مسعودہ	۲۹
″	امینہ	۲۹	″	ارشاد	۲۸	″	امۃ الحفیظ	۱۸
″	طیبہ	۱۰	″	نذیرہ	۲۷	۴	انیسہ	۳۰
″	منصورہ	۲۰	″	مبارکہ	۲۷	″	خورشید	۲۵
″	امۃ الحکیم	۱۷	″	سعیدہ	۲۸	″	مبارکہ	۲۳
″	عابدہ	۱۵	″	رضیہ	۲۹	″	سعیدہ	۲۹
۲	امۃ الحی	۳۰	″	حمیدہ	۳۰	″	امۃ المجید	۲۸
″	صادقہ	۲۹	″	صادقہ	۲۹	″	امۃ الحفیظ	۲۸
″	بشریٰ	۲۵	″	رفیعہ	۲۸	″	سعیدہ	۲۷
″	عائشہ	۲۲	″	صادقہ طاہرہ	۲۹	″	جمیلہ	۱۸
۳	قمر النساء	۱۵	″	طاہرہ	۲۰	″	امۃ المومن	۲۵
۴	بشریٰ سیفی	۲۵	″	حلیمہ	۲۰	″	امۃ القیوم	۲۰
″	صالحہ	۲۸	″	امۃ الرشید	۲۵	″	عائشہ صادقہ	۲۷
″	صادقہ محمودہ	۳۰	″	صادقہ فضل	۲۸	″	امۃ الرشید	۲۹
″	صادقہ	۳۰	۲	رقیہ	۲۵	ص″	عائشہ	۲۹
″	امۃ السمیع	۲۲	″	صفیہ	۲۸	″	بدر النساء	۲۹
″	بشریٰ	۱۰	″	صفیہ شاہدہ	۲۷	″	بشیرہ	۲۳
ص″	شمیم اختر	۲۷	″	امۃ الکریم	۲۹	″	امۃ السمیع	۲۸

ٹوٹل ۲۹ – علیمہ ۲۸ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دفتر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے جسے انشاء اللہ تعالیٰ آپ اپنی آنکھوں سے جلسہ سالانہ پر دیکھ سکیں گی لیکن اسوقت تک جس قدر رقم برائے تعمیر جمع ہوئی تھی وہ سب خرچ ہو چکی ہے اور اب تعمیر کا کام قرض پر چل رہا ہے۔ اگر تعمیر کیلئے مزید رقم جلد از جلد جمع نہ کی گئی تو ڈر ہے کہ کام بند نہ کرنا پڑے۔ اسوقت تک لجنات نے اس چندہ کیطرف بہت کم توجہ دی ہے۔ تمام عہدہ داروں کو چاہیئے کہ فوری توجہ سے کام لیں اور جتنی جتنی رقم انکے ذمے ڈالی گئی ہے جلد از جلد جمع کر کے ارسال فرما دیں۔ ذیل میں جن جن لجنات کیطرف سے جو جو رقوم (ذمے لگانے کے بعد) موصول ہوئی ہیں وہ درج کیجاتی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بذریعہ خط دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے جواب طلب کر سکتی ہیں۔ والسلام

مریم صدیقہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
	ضلع جھنگ	
۱	ربوہ	۱۱-۱۳-۰
۲	لالیاں	۶-۰-۰
۳	چنیوٹ	۳۴-۰-۰
۴	احمد نگر	۱۷-۰-۰
	ضلع لائلپور	
۵	لائلپور	۲۶۱-۸-۰
۶	جڑانوالہ	۳۲-۰-۰
۷	قادرآباد	۲۰-۰-۰
۸	گوجرہ	۵۶-۰-۰
۹	کھوکھروالی	۲۰-۰-۰
۱۰	جنڈانوالہ	۱۹-۳-۰
	ضلع گجرات	
۱۱	گجرات	۱-۰-۰
۱۲	گولیکی	۲۷-۰-۰

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
۱۳	منڈی بہاؤالدین	۶۰-۰-۰
	ضلع گوجرانوالہ	
۱۴	بھاکا بھٹیاں	۲۰-۰-۰
	ضلع منٹگمری	
۱۵	منٹگمری	۱۲۲-۰-۰
	ضلع سرگودھا	
۱۶	سرگودھا	۱۹-۰-۰
۱۷	گھوگھیاٹ	۱۶-۸-۰
۱۸	ادرحمہ	۴۸-۰-۰
	ضلع ملتان	
۱۹	ملتان شہر	۴۰-۰-۰
۲۰	وہاڑی منڈی	۲۵-۰-۰
۲۱	ملتان چھاؤنی	۱۱-۸-۰
	ضلع سیالکوٹ	
۲۲	سیالکوٹ شہر	۲۰۵-۱-۰

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
۲۳	سمبڑیال	۴۰-۱۲-۰
۲۴	پسرور	۱۲-۰-۰
۲۵	بدوملہی	۱۹-۰-۰
	ضلع شیخوپورہ	
۲۶	شیخوپورہ	۷۵-۰-۰
۲۷	بیگم محمود الحسن صاحب سب جج	۵-۰-۰
	ضلع جہلم	
۲۸	دوالمیال	۶۱-۷-۰
	صوبہ سندھ	
۲۹	کراچی	۸۲۹-۴-۰
۳۰	جیکب آباد	۲۰-۰-۰
۳۱	ناصرآباد اسٹیٹ	۴۰-۰-۰
۳۲	چک ۲۷/۱۲ الف	۱۸-۸-۰
۳۳	بشیرآباد اسٹیٹ	۱۷-۰-۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
	ضلع لاہور			صوبہ سرحد		۳۷	ڈیرہ اسماعیل خان	۶۷-۳-۰
۳۴	قصور	۱۲-۰-۰	۳۶	پشاور شہر } علاقہ ڈیگری	۱۵۵-۰-۰	۳۸	ضلع راولپنڈی	۱۲۴-۱۰-۰
۳۵	ماڈل ٹاؤن	۱۸-۰-۰				۳۹	گوجرخان	۴۱-۰-۰

فہرست بقایا داران چندہ ماہنامہ مصباح

جن کا چندہ ماہ جون ۱۹۵۱ء میں ختم ہے:-

۱ رفعیہ راشدہ معرفت ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ

۲ اہلیہ صاحبہ حکیم رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ لاٹھیانوالہ چک ۱۹۲

۳ فہمیدہ بیگم صاحبہ ایس۔وی ٹیچر پنڈی بھٹیاں (از جون ۱۹۵۰ء تا اکتوبر ۱۹۵۱ء)

۴ عبد الجبار صاحب احمدی کھچیاں ڈاکخانہ منڈا پنڈ

۵ جناب حاجی انیس الرحمان صاحب کراچی

۶ عائشہ بی بی بھاکا بھٹیاں

۷ سعیدہ ثریا سیکرٹری تعلیم کھٹیالیاں

۸ نصرت جہاں بیگم ہمشیرہ خلیل احمد صاحب راولپنڈی

۹ اہلیہ صاحبہ مولوی عرفان صاحب اپیل نویس

۱۰ زاہدہ شاہین معرفت چوہدری محمد افضل صاحب ایڈووکیٹ (بہاولپور)

۱۱ مسز غلام اللہ چوہدری A-۱۴ اہتہ سٹریٹ لاہور

۱۲ عطیہ بیگم صاحبہ ڈگری (سندھ)

۱۳ سکینہ بیگم اہلیہ چوہدری عبد القادر صاحب جمیس آباد (سندھ)

۱۴ بشریٰ بیگم معرفت چوہدری عبد الحمید صاحب فلور مل ٹنڈے جان محمد (سندھ)

۱۵ صادقہ بیگم بنت ماسٹر عبد القیوم صاحب عبد الستار روڈ۔ کوئٹہ

۱۶ نصیرہ معرفت محمود احمد صاحب بھٹی آغا بلڈنگ ۱۰ کراچی

جن کا چندہ ماہ جولائی ۱۹۵۱ء میں ختم ہے:-

۱۷ آر۔ بی سلمہ احمد پور شرقیہ محلہ شکاریاں

۱۸ عزیزہ آنسہ بیگم محمد اسمٰعیل صاحب میر ہنی بلوچستان

۱۹ محمودہ اختر معرفت محمد حفیظ خالد کراچی ۲

۲۰ سلیم اختر دختر محمد بخش میر صاحب گوجرانوالہ

۲۱ برکت خاتون بنت عبد الرحیم صاحب شام نگر لاہور

۲۲ مریم عثمان صاحب بی۔اے۔بی ٹی۔ کراچی

۲۳ بیگم مولوی عبد المجید صاحب گورنمنٹ کوارٹرز کراچی

۲۴ اہلیہ چوہدری عبد الغفور صاحب کراچی

۲۵ عقیلہ بیگم ہیمانی بلڈنگ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا چندہ ماہ جولائی ۱۹۵۱ء میں ختم ہے:۔

۲۶ آمنہ کرامت اللہ صاحب کراچی
۲۷ لجنہ اماء اللہ کراچی
۲۸ شریفہ بیگم اہلیہ شیخ محمد صاحب دکاندار کالووالی
۲۹ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب ڈچکوٹ
۳۰ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد منور صاحب بصیر پور

جن کا چندہ ماہ فروری ۱۹۵۱ء میں ختم ہوا۔

۳۱ محترم حبیب اللہ خانصاحب لودھی ایس۔ڈی۔او۔ رسالپور۔
۳۲ محترم قاضی منور احمد صاحب سلیم نوشہرہ چھاؤنی۔
۳۳ شیخ عبد الحکیم صاحب ڈاک بنگلہ " "
۳۴ صوبیدار محمد یعقوب صاحب " "
۳۵ خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب " "
۳۶ احمد حسن صاحب پی۔ اے سی ریکارڈ " "
۳۷ اہلیہ دفعدار رسول احمد صاحب مقام ڈنگہ ضلع گجرات

جن کا چندہ ماہ اکتوبر ۱۹۵۱ء سے ختم ہے:۔

۳۸ شیخ عظیم الدین صاحب مینا روڈ ضلع دادو (سندھ)
۳۹ زرینہ نزہت حافظ عبد الحکیم دادو "
۴۰ زہیرا بیگم معرفت اقبال حسین صاحب کراچی
۴۱ اہلیہ حافظ عبد الغفور صاحب سبزی منڈی جہلم
۴۲ ثریا بیگم اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب چک ۲۸ ضلع لائلپور
۴۳ سعیدہ بیگم بنت بابو اللہ رکھا صاحب ماڈل یارڈ سٹریٹ لاہور
۴۴ محترمہ امینہ اختر بنت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور
۴۵ صادقہ بیگم اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب چنیوٹ
۴۶ مرزا شیخ محمد صاحب کوئٹہ
۴۷ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب اسٹیشن ماسٹر ہیرا سنگھ والا
۴۸ سعیدہ بانو معرفت میاں عبد الرفیق گلاب خانہ پشاور شہر
۴۹ مسز محمد اسلم ۲/۱ مال روڈ پشاور صدر
۵۰ رفیہ نزہت چیچہ وطنی ضلع منٹگمری
۵۱ بیگم محمد یعقوب شاہ صاحب گگو ضلع منٹگمری
۵۲ اہلیہ صاحبہ چوہدری بشارت حیات صاحب گرمٹی اعوان حافظ آباد۔
۵۳ فاطمہ بی بی و آمنہ بیگم صاحبہ گوکھووال ضلع لائلپور
۵۴ سیدہ فرخندہ اختر صاحبہ قندھاری بازار کوئٹہ
۵۵ عابدہ تسیم صاحبہ اہلیہ ملک عبد العزیز صاحب مالک فلور ملز قصور
۵۶ بیگم صاحبہ کیپٹن چوہدری غلام احمد صاحب ایبٹ آباد
۵۷ بیگم صاحبہ میجر بشیر احمد صاحب اسٹاف کالج کوئٹہ
۵۸ نفیسہ بیگم بنت ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل صاحب لاہور

خریداران مصباح کا اوّلین فرض ہے

کہ اپنے بقایاجات یہ پرچہ ملتے ہی بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر ادارہ سے اپنے تعاون کا ثبوت دیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ طبّی نوٹ

(مختلف پھلوں و سبزیوں کے خواص)

محترمہ حُسن آرا صاحبہ بٹ گوجرخان

آلُو

آلو ایک ایسی سبزی ہے جو کہ ہر موسم میں اور ہر وقت بافراط میسر آسکتی ہے۔ آلو زود ہضم چیز ہے اور اس میں نشاستہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں پروٹین کی مقدار بھی بہت زیادہ ہے اور کھاری نمکوں کے علاوہ اس میں سوڈا اور پوٹاش کی مقدار نسبتاً زیادہ ہے۔ معدہ کی کھٹائی کو دُور کرنے کے لئے نہایت قیمتی چیز ہے۔ اسمیں چُونہ کی مقدار کم ہے اس لئے اس کے ساتھ سبزیاں مثلاً پالک وغیرہ اور دودھ استعمال کرنا چاہیئے۔

آلو کے پکانے کا جو طریق ہمارے ہاں رائج ہے اُس سے اسکے مفید اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جب پانی میں ان کو نرم کرنے کے لئے اُبالا جاتا ہے وہ پھینک دیا جاتا ہے۔ اُس پانی کے ذریعے سے ۶۰ فیصدی پرورش کرنے والے اجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اِن قیمتی اجزاء کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ آلوؤں کو خوب اچھی طرح دھو کر اُبالنے کے لئے پانی میں ڈالا جائے۔ اور وہ پانی دال وغیرہ میں ڈالنے کے کام لائیں۔ یا اُبلتی دال میں آلوؤں کو ڈال کر اُبالیں بہت چھوٹے۔ نیم پختہ آلو یا وہ آلو جو کسی طرف سے سبز ہوں۔ یا جن کے خوشے پھُوٹے ہوئے ہوں نہیں کھانے چاہئیں۔ کیونکہ یہ زہریلے ہوتے ہیں۔ آلوؤں میں قدرتی کھار ہے اسلئے یورک ایسڈ اور کھٹائی کو دُور کرتا ہے اور ریح پیدا نہیں کرتا۔ جیسا کہ عام طور پر خیال ہے کہ آلو ریح پیدا کرتے ہیں۔ جو لوگ میٹھا۔ چاول۔ میدہ وغیرہ کی اشیاء استعمال کرتے ہیں اُنہیں آلو بہت کھانے چاہئیں۔ کیونکہ یہ مذکورہ بالا اشیاء سے پیدا شدہ کھٹاس کو زائل کر دیتا ہے۔ دائمی قبض۔ جگر میں نقص۔ یورک ایسڈ وغیرہ امراض کو دُور کرنے کے لئے کئی ماہ تک صرف آلوؤں کی ہی خوراک رکھی جا سکتی ہے۔ طبّی طور پر آلو قبض کشا ہے۔ پیشاب آور ہے۔ طبیعت کو آرام دیتا ہے۔ دُودھ پیتے بچّوں کو آلو کا شوربہ اور آلو کا بھرتہ مفید ہے۔ آلو کو کھانے کے بے شمار طریق ہیں۔ گھی میں تلیں۔ پانی میں اُبالیں۔ بھاپ میں بھونیں غرضیکہ نہایت مفید اور سستی خوراک ہے۔

سیب

خون پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کا رنگ سُرخ کرتا ہے اور دل۔ دماغ۔ جگر اور معدہ کو قُوّت دیتا ہے۔ بھُوک بڑھاتا ہے۔ غذائیت سے پُر ہے۔ رات کو سونے سے پہلے سیب کھانا صحت کو بڑھاتا ہے۔ فاسفورس کی مقدار زیادہ رکھنے کی وجہ سے نہایت اعلیٰ دماغی غذا ہے۔ جلدی ہضم ہوتا ہے۔ درد مفاصل (گنٹھیا) کو مفید ہے۔ آنتوں سے زہر اور آنتوں سے پتھر جیسی مَیل کو دُور کرتا ہے۔ حلق اور مُنہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ گردوں کو طاقت دیتا ہے۔ پتھری دُور کرتا ہے۔ سیب کا شربت کمزوروں کو پلانا بہت مفید ہے۔

سنگترے

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ سب کی سب جزوِ بدن نہیں بنتی۔ اس کا بہت سا حصہ فضول مادوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن سنگترہ ایک ایسا پھل ہے کہ اس کو ہضم کرنے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ یہ فوراً جزوِ بدن بنتے چلے جاتے ہیں۔ سنگترے کا رس ایک ایسا مقطر پانی ہے کہ اس کی مثال موجود نہیں۔ جراثیم سے قطعاً پاک ہوتا ہے۔ سنگترے میں جو ترشی ہوتی ہے وہ پیاس بجھانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ بخار کے زہر کے سبب مریض کی زبان پر جو میل جم جاتا ہے اور جس کے سبب اُسے غذا اور پانی دونوں کی رغبت نہیں رہتی اس پر سنگترے کے رس کی خوشبو اور ذائقہ غالب آجاتا ہے۔ یہ رس پانی۔ دوا اور غذا کا کام دیتا ہے۔ سنگترے کے رس کی وہ غذائیت جو کمزوروں اور مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہوتی ہے اس شے میں دودھ کے برابر ہوتی ہے۔ چونکہ سنگترے کے رس میں پروٹین کی مقدار ایک فیصدی کا بھی نصف ہوتی ہے۔ اسلئے یہ بخار خاص کر انفلوئنزا کے مریضوں کے خاص طور پر مفید ہے۔ وجہ یہ کہ ان مریضوں کی قوتِ ہاضمہ کمزور ہوتی ہے اور یہ ضروری ہے کہ ان کو وہ غذا دی جائے جو معدہ پر بوجھ نہ ڈالے بلکہ فوراً ہضم ہو کر جزوِ بدن ہو جائے۔ وہ شیر خوار بچے جو کہ ماؤں کا دودھ نہیں پیتے اور اکثر کمزور رہتے ہیں اُن کو سنگترے کا رس پلانا چاہیئے۔ اس سے اُن کی پرورش نہایت عمدہ ہوگی اور اکثر بیماریوں سے بھی بچے رہیں گے۔ جو مائیں بچوں کو خود دودھ پلاتی ہیں اُن کو بھی سنگترے کے رس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ سنگترے کے رس کے بیشمار فائدے ہیں۔ اور یہ بیماری کے علاوہ صحت میں بھی از حد مفید ہے۔

چنے کے فوائد

چنا ایک بہترین خوراک ہونیکے علاوہ بہت سی مرضوں میں بطور دوا بھی استعمال ہوتا ہے۔ مصفی خون ہے۔ پکی دال کے پانی کو پینے سے تپ۔ جلن۔ دھڑکن وغیرہ امراض دُور ہوجاتے ہیں۔ چنے کے آٹے کو پانی میں گھول کر جسم اور چہرہ پر اُبٹن کرنے سے بدن کی جلد صاف ہوجاتی ہے۔ چنے کی دال گھی میں تل کر کھانے سے خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ بھُنے ہوئے چنے زکام۔ سردی اور بدن کے درد کو دُور کرتے ہیں۔ ان کے گرم گرم سونگھنے سے زکام اور سر کے درد میں خاص فائدہ ہوتا ہے۔ چنے کے پتوں کو گرم کر کے باندھنے سے ہَوا لگ جانے سے جو درد پیدا ہو جاتا ہے اس کو آرام دیتا ہے۔

گاجر کے فوائد

گاجر میں A . B.C وٹامن پائی جاتی ہیں۔ گاجر کو پکانے سے وٹامن کم ہوجاتی ہے اسلئے اس کو کچا کھانا بہت بہتر ہے۔ خالی معدے اگر دو چار گاجریں روز کھائی جائیں تو پیٹ کے کیڑے خارج ہوجاتے ہیں۔ تازہ گاجر کا رس تپ دق اور کمزور چھاتی والوں کے لئے بہت مفید ہے۔ گاجر کھانے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوجاتی ہیں۔ ننھے بچوں کو اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبح و شام گاجر کا رس پانی میں ملا کر پلایا جائے تو صحت میں بہت فرق پڑتا ہے۔

گاجر کے متعلق مشہور ہے کہ یہ غریب آدمیوں کا سیب ہے اور جو غذائیت سیب میں پائی جاتی ہے وہ سب اس میں موجود ہے۔ اس لئے جو لوگ سیب نہ کھلا سکتے ہوں وہ بچوں کو گاجر خوب کھلائیں۔ جو بچے کمزور ہوں اور کمزوری کا سبب معلوم نہ ہو سکے تو ایسے بچوں کو چار ماشے گاجر کا رس اور چار ماشے گرم پانی ملا کر دن میں دو تین بار پلائیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں صحت ترقی کر جائے گی۔

اگر بچہ شیر خوار ہو تو ماں کو بھی چاہئیے کہ گاجروں کا رس پیئے۔ گاجر کا رس قدرت کا فولادی ٹانک ہے۔

مرکز قادیان سے بدر کا اجراء

تقسیم ملک سے قبل صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے قادیان سے متعدد رسائل و اخبار شائع ہوتے تھے۔ اب بدستور سابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔ جو ابتدا میں تا تکمیل انتظامات پندرہ روزہ اور بعد میں ہفت روزہ کیا جائے گا۔ یہ تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کا نام بدر تجویز فرمایا ہے۔ قیمت کا جلد اعلان کیا جائیگا۔ جو احباب اسکے خریدار بننا چاہیں وہ اپنے اسماء سے مطلع فرما دیں۔ احباب اسکے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا فرماویں۔ والسلام

خاکسار ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

سید وسیم احمد شاہ بن سید حکیم مظہر علی شاہ صاحب کا نکاح زینب بیگم دختر محمد عبد الغفور خان صاحب تحویلدار مہاجر پٹیالہ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپیہ مہر پر جناب مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے مسجد احمدیہ کراچی میں مورخہ ۵۱-۸-۳ بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ خاندان نبوت و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے التماس ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کو مبارک کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔ فقط۔ والسلام

طالب دعا

خاکسار سید وسیم احمد ہوشیارپوری

مقیم حال کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کٹ ورک میں کونہ

تمام خاکہ بٹن ہول سٹیچ سے تیار ہوگا۔ اور جس جگہ × اس قسم کے نشانات ہیں وہاں سے کپڑا کاٹ دیا جائے۔

یہ خاکہ اپلیک ورک اور کٹ ورک دونوں کشتیوں میں تیار ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں پھول پتیوں پر کپڑا لگا کر بٹن ہول سے کاڑھا جائے گا۔ تکیہ کے غلاف۔ میز پوش۔ ٹرے کلاتھ وغیرہ پر بنایا جا سکتا ہے۔

حسن آراء بٹ
گوجرخان ضلع راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۰۸۴۵ بدر الدین احمد ولد عبد اللطیف میاں صاحب قوم احمدی پیشہ کنٹریکٹر عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دیوبھوگ ڈاکخانہ نارائن گنج ضلع ڈھاکہ مشرقی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک پانچ مکان سام جو ایک کانی زمین ہیں بمقام دیوبھوگ میں واقع ہے جسکی قیمت تخمیناً -/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ ایک مکان کے کمرہ جو دیگ بابو کی بازار میں واقع ہے جسکی قیمت تخمیناً -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ دس کانی زرعی زمین جو بمقام دیوبھوگ اور جاشادہ اور ماج وغیرہ میں ہے قیمت تخمیناً -/۵۰۰۰ ہے میزان کل -/۷۷۰۰۔ کل جائداد کی قیمت تخمیناً -/۷۷۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت -/۸۰ روپے ماہوار ہے۔ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: بدر الدین احمد بمقام دیوبھوگ ڈاکخانہ نارائن گنج ضلع ڈھاکہ
گواہ شد: سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال قادیان۔ گواہ شد: محمد حسین بقلم خود

نمبر ۱۲۱۳۹ زبیدہ بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم راجپوت سندھو۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال اندازاً پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۹ تولے قیمت اندازاً -/۹۰۰ روپیہ ہے میزان -/۱۱۰۰ روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اسکے علاوہ مبلغ دس روپے ماہانہ بطور جیب خرچ مجھے خاوند کی طرف سے ملتے ہیں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ دیگر میری جائداد جو مرنیکے بعد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ الامۃ: زبیدہ بیگم حویلی کابلی مل کوچہ درزیاں مکان ۱۵۸۶ لاہور۔ گواہ شد: رشید احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عزیز الدین احمد برادر خسر موصیہ

نمبر ۱۲۳۹۲ محمد ابراہیم ولد کرم دین صاحب قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی بمقام میانوالی خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھروالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت مبلغ -/۲۰۰ روپیہ نقد موجود ہے اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں لیکن میرا گذارہ اسوقت مزدوری پر ہے جسکی آمد بحساب شش ماہی قریباً -/۹۰ روپے ہے۔ جو آمدنی غیر معین ہے۔ اس آمدنی اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنیکے بعد میری جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
العبد: نشان انگوٹھا محمد ابراہیم میانوالی خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھروالی سیالکوٹ۔
گواہ شد: محمد شریف ساکن میانوالی۔ گواہ شد: حاجی خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۱۰۸ عزیز احمد ولد چوہدری امیر احمد قوم جٹ سندھو پیشہ زمیندارہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۲/۶ ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد موجودہ وقت یہ ہے حسب ذیل ہے۔ ۱/۲ ۴ کلہ اراضی نہری ملکیت میری ہے۔ قیمتی -/۲۰۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ۲ کلہ زمین زرعی بلا شراکت غیرے ہے جو ہندوستان میں رہ گئی ہے اگر وہ اراضی مجھے مل گئی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ موجودہ جائداد ۱/۲ ۴ کلہ چک ۱۰۲/۶ ریاست بہاولپور میں ہے۔ العبد۔ عزیز احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد عالم ولد چوہدری سردار محمد۔ گواہ شد۔ بشیر احمد ۱۰۲/۶ پریذیڈنٹ۔

نمبر ۱۳۱۲۸ ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی شورکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اسکے علاوہ زیورات طلائی قیمتی -/۵۸۸ روپے ہے اور نقری قیمتی -/۶۰ روپے ہے۔ اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ اگر کوئی اور جائداد میں پیدا کروں یا وراثتاً مجھے ملے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ ناصرہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ بشیر احمد کاٹھگڑھی بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد۔ عبدالحی خان عتیق پوسٹماسٹر ڈالرحمت۔

نمبر ۱۳۱۲۹ اللہ بخش ولد میاں احمد الدین قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بھابڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اس وقت جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان پختہ و خام و منزلہ اراضی مقداری ۱/۲ ۳ مرلہ واقع بھابڑہ قیمتی -/۲۰۰۰ روپیہ (۲) مکان پختہ و خام اراضی مقداری ۴ مرلہ واقع بھابڑہ قیمتی -/۱۶۰۰ روپیہ (۳) مکان پختہ و خام اراضی مقداری ۳ مرلہ واقع بھابڑہ قیمتی -/۶۰۰ روپیہ (۴) یہ تینوں مکان بھابڑہ میں واقع ہیں۔ اسکے علاوہ اراضی مقداری دس مرلے واقع ربوہ محلہ الف قطعہ نمبر ۳۶ ہے جسکی قیمت خرچ کردہ -/۱۵۷۲ روپے۔ کل میزان -/۵۷۰۱ روپے ہے۔ اس جائداد کے ہم برابر تین بھائی مالک ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ نبی بخش ولد احمد الدین۔ نور محمد ولد احمد الدین۔ اللہ بخش ولد احمد الدین میں اپنے ۱/۳ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد مبلغ -/۸۱ روپے بعد الاؤنس ماہوار ہے تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہونگا۔ العبد۔ موصی اللہ بخش مڈل سکول بھابڑہ۔ گواہ شد۔ نبی بخش حقیقی بھائی موصی۔ گواہ شد۔ محمد حیات مدرس بھابڑہ۔

نمبر ۱۳۱۳۱ عبدالرزاق ولد نظام الدین صاحب قوم اعوان پیشہ دکانداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لدھیکے نیویں ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائداد مال مویشی کی صورت میں مبلغ چھ صد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ جو میری آمد بذریعہ دکان -/۳۰ روپے ماہوار ہے کے حساب ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اسکے علاوہ ترکہ جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ عبدالرزاق بقلم خود موصی گواہ شد۔ نظام الدین والد حقیقی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عمر الدین ولد احمد الدین نشان انگوٹھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۱۰۲ بشیر احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم گجر پیشہ فوجی ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیڈکوارٹر ۱۴ بریگیڈ چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد فی الحال مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور موضع بھیٹر پیچھے رہ گئی ہے۔ مغربی پاکستان میں عارضی طور پر تین کنال زمین موضع کمالی پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں الاٹ ہے جو دوسرے رشتہ داروں کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اسوقت مبلغ -/۷۲ روپے ماہوار ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا۔ اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا حاصل کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری منقولہ جائداد اسوقت مبلغ -/۸۰۰ روپیہ نقد ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- حوالدار بشیر احمد ایم۔ ٹی ۵۶۱۱۷۴۳ ہیڈکوارٹر ۱۴ بریگیڈ چھاؤنی سیالکوٹ۔ گواہ شد ڈاکٹر شیر محمد عالی سکول آف ملٹری انجینئرنگ چھاؤنی سیالکوٹ۔ گواہ شد سرفراز علی وارڈ [illegible]

نمبر ۱۲۹۱۴ قاضی خورشید الرب صاحب ولد قاضی عبدالرزاق صاحب قوم اسرائیل پیشہ خدمت اسلام عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمدنی -/۴۲ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنیکے بعد کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:- خورشید الرب انسپکٹر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۰۹۴ سردار بیگم زوجہ چوہدری فضل کریم صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مٹھہ ٹوانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ پانصد روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- سردار بیگم موصیہ مٹھہ ٹوانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ تحریر کنندہ فضل کریم اور رشتہ دار موصیہ۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۷۲ زکیہ سلطانہ بٹ زوجہ محمد یوسف صاحب قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی بمقام نیروبی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں البتہ حسب ذیل منقولہ جائداد ہے میرا حق مہر مبلغ ۳ ہزار شلنگ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میرا زیور طلائی حسب ذیل ہے۔ ہار ایک عدد سات تولہ آٹھ رتی۔ [illegible] پٹی پونے تین تولہ۔ کڑے پانچ تولے تین رتی۔ کانٹے ۱ تولہ۔ مندری ½ تولہ۔ دو جوڑی کانٹے دو تولے۔ گلوبند پانچ تولے۔ ٹکہ ایک تولہ۔ انگوٹھیاں تین عدد ۱½ تولہ۔ کل وزن زیورات ۲۴ تولے جسکی موجودہ نرخ کے مطابق قریباً -/۴۰۵۰ شلنگ قیمت بنتی ہے دیگر متفرق گھریلو سامان قیمتی -/۹۹۵ شلنگ میزان کل -/۸۰۴۵ شلنگ۔ اس جائداد مذکورہ بالا کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں۔ میں اس تمام جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر حصہ وصیت کردہ کی قیمت ادا کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے رسید حاصل کر لوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ العامۃ زکیہ سلطانہ بٹ زوجہ محمد یوسف صاحب معرفت پوسٹ بکس ۲۸۴۵ نیروبی۔ گواہ شد محمد یوسف [illegible] گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد صاحب [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۱۳۶ محمد جمیل ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم ڈار پیشہ ملازمت
عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میری ماہوار آمد مبلغ -/۴۵ روپے ہے
اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے
علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دونگا۔
نیز میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد جمیل پاک ۵۲۷۹۹۶
ایف۔ ایم۔ ای بیرک نمبر ۲۹/ آر ٹی۔ ٹی۔ ایس۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ
کراچی۔ گواہ شد۔ محمد شریف موصی ۱۱۱۱۰۔ گواہ شد۔ محمد حنیف موصی ۱۲۷۴۳

نمبر ۱۳۰۵۸ ریشم بی بی زوجہ فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر
۵۴ سال بیعت ۱۹۳۰ء چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ دھیڑانوالہ ضلع بہاولپور
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی
ہوں۔ میری جائداد زیور ڈنڈیاں طلائی ۲ تولے کی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔
نقد مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ حق مہر نقد -/۲۲ روپے وصول پالیا ہے۔ کل مبلغ
-/۴۰۰ روپے کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی
ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۴ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ الامتہ۔ ریشم بی بی موصیہ زوجہ فضل احمد صاحب۔
گواہ شد۔ چوہدری علی شیر سیکرٹری مال۔ گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد خاوند موصیہ
نشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۳۰۰۸ مریم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری
عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ خادم علی ڈاکخانہ ضلع منٹگمری بقائمی
ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ رجون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے سوائے یکصد روپیہ مہر کے جو کہ میرے خاوند کے
ذمہ قابل ادا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنیکے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو
تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ۔ مریم بی بی
زوجہ محمد اسمٰعیل احمدی کوارٹر متصل کچہری منٹگمری۔ گواہ شد۔ احمد الدین زرگر بقلم خود۔

نمبر ۱۳۰۷۴ رحمت بی بی زوجہ چوہدری دین محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری
عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء چک ۹۲/۶R ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولپور۔
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائداد حق مہر -/۳۲ روپے بذمہ خاوند کے واجب الادا ہے۔ ڈنڈیاں طلائی
ایک تولہ قیمتی -/۱۰۰ روپیہ۔ بند نقرئی وزنی پندرہ تولے قیمتی -/۱۵ روپے کل -/۱۴۷ روپے
کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے
مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن
مذکورہ ہوگی۔ الامتہ۔ رحمت بی بی چک ۹۲/۶R ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاولپور۔
گواہ شد۔ دین محمد خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۵۴ امۃ الحفیظ زوجہ ناصر علی صاحب قوم تسیم پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال
پیدائشی احمدی ساکن جھنگ جال منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۸/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ نصف کے قریب وصول ہو چکی ہے اور نصف بذمہ خاوند۔
زیورات طلائی ۲۴ تولہ جسکی قیمت -/۲۴۰۰ روپیہ ہے۔ نقرئی پچاس تولے جسکی
قیمت -/۷۵ روپے ہے۔ کل میزان -/۳۴۷۵ روپے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو
ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ [illegible] الحفیظ زوجہ میاں ناصر علی صاحب احمدی بمقام منٹگمری۔ گواہ شد۔ ناصر علی خاوند موصیہ منٹگمری۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۱۳۰۵۹ محمد احسن ولد میاں احمد بخش قوم کھوکھر پیشہ نقل نویسی عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۰۱ء ساکن بکٹ گنج ڈاکخانہ مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ نقد روپیہ ۲۳۰۹/- روپے۔ ایک پختہ مکان واقع بکٹ گنج مالیتی اندازاً ۵۰۰۰/- روپیہ۔ میری کچھ زرعی زمین بھی ہے جو موضع [illegible] ضلع امرتسر میں واقع ہے اور اسوقت حکومت ہند کے قبضہ میں ہے اگر وہ واگزار ہو جائے تو اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں ان تمام جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اندازاً -/۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ محمد احسن نقل نویس بکٹ گنج مردان۔ گواہ شد۔ چراغدین مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ محمد افضل بقلم خود۔

نمبر ۱۳۳۰۲ رشیدہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب [illegible] پیشہ طالب علمی عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی حال سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ [illegible] بیمہ [illegible] کمپنی پر مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ میری والدہ صاحبہ کے نام جمع ہے جس میں سے پانچسو روپیہ میرا ہے۔ میں اس روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ۔ رشیدہ خاتون موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمود احمد بقلم خود [illegible] میڈیکل سٹورز سرگودھا بلاک ۲۔ گواہ شد۔ حافظ مسعود احمد [illegible] میڈیکل سٹورز سرگودھا بلاک ۲۔

نمبر ۱۲۳۱۷ قاضی منور احمد نسیم ولد قاضی محمد شفیع صاحب راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اسوقت ۸۱/۴ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ قاضی منور احمد نسیم حال دفتر [illegible] نوشہرہ۔ گواہ شد۔ کپتان [illegible] خادم حسین نوشہرہ۔ گواہ شد۔ مبارک احمد بقلم خود۔

نمبر ۱۲۹۳۴ اقبال بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خانانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو میں نے اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول پا لیا ہوا ہے۔ چوڑیاں طلائی وزنی دو تولے قیمتی دوصد روپیہ۔ کانٹے طلائی قیمتی -/۱۰۰ روپیہ۔ کل -/۳۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ۔ اقبال بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب خانانوالی ڈاکخانہ کھوکھر [illegible] ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمود احمد برادر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایہ ناز مجربات!

۱۔ ہمدردِ نسواں :۔ اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے

اکسیر جنین :۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ قیمت فی تولہ -/۴ روپے

دوائی فضلِ الٰہی :۔ اولادِ نرینہ کیلئے نہایت ہی مفید دوائی۔ قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے

۲۔ سرمہ ممیرا خاص :۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ!

قیمت ۳ ماشہ ۱ر - ۶ ماشہ عہ - ۱ تولہ -/۳ روپے۔

۳۔ تریاق کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک شیشی ہونی

ضروری ہے تاکہ ہر بیماری کا فوری علاج ہو سکے۔ قیمت نمونہ کی شیشی ۳ ماشہ ۱ر چھوٹی شیشی عہ فی تولہ عـہ

۴۔ شباکن :۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی۔ اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔

قیمت یکصد قرص -/۸/۱

شفائی :۔ شباکن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی، جگر کی اصلاح ہوتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں -/۲ روپے۔

۵۔ معجون فوفل :۔ سیلان الرحم لیکوریا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف جند :۔ ماہواری خون کا رک رک کر آنا اسکے لئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۱۰ر

معجون کہربا :۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کے لئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۸ر

۶۔ تحسین منجن :۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح

صاف رکھنے والا منجن [illegible] فی تولہ ۴ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ [illegible] ربوہ ضلع جھنگ!